Al-SHARQ
Vol: 03, Isue:02, July-Dec 2022, pp:84-109

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

عبدالقادر عودہ شہیدؒ بطور ماہرِ قانون اور التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی کی روشنی میں مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی منتخب فوجداری دفعات کا ایک علمی اور تجزیاتی مطالعہ

An Analytical study of selected Sections of Pakistan Penal Code with in the ambit of Abdul Qadar A'wdah's scholastic work; Ath-thashree 'a ul jinaayee al-islami muqaarinan bil QanÜn il alwadh' aee

Hafiz Sardar Ali Darvesh
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar

Imdad ullah
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar

Hassan Jan
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar

Submission: 28-09-2022 Accepted: 28-10-2022 Published:30-12-2022

Abstract

This Research paper brings about the Hallmarks of the Islamic and current Egyptian legal systems as mentioned by Abdul Qadar aw' dah shaheed in his literary masterpieces in Islamic and western jurisprudence. Islamic world bears a rich content for all forms of Islamic lifestyle, moral, social, economic political, and legal aspects from conceptualization till its application. The early compilation works, called Muthun of all four schools of fiqh bear testimony to this tradition stretching over a period of fourteen centuries. These Muthun basically elucidate the pragmatics and semantics of the Quran and Sunnah. In contemporary works, this Egyptian jurisprudent has established milestones in the legal system based on Islamic and western jurisprudence, its sources, and execution aspects. The works of Abdul Qadar are said to be the ultimate conceptual clearance not only for the Egyptian government but also for the contemporary Islamic Legal thought process. Abdul

CC BY

Qadar's works have been translated, Researcher, Analysed and studied meticulously by modern academia in one form or the other. It is an honor to be the reader and researcher of aw'dah works. Any scholar or jurist identifying any deficiency in his intellect could fill his research gap from the literary treasure of aw' dah works. These scholars have made an effort to provide an executive summary of his life, character, scholastic standing as a jurisprudent, compilations, and precedents he has set for the academia of the Islamic and western world. This research paper comprises significantly an analysis and comparison of PPCs' selected sections i.e sections pertaining to Criminal law only. the results show that PPC sections and Fiqh-ul-jinaayaath are almost identical, with some minor exceptions.

***Key Words**: Jurisprudent, Abul qadar Aw'dah, Ath-thashree 'a ul jinaayee al-islami muqaarinan bil QanÜn il alwadh' aee, PPC, Sections 330-337,Jurruh and Diyyat and Qisas,*

تعارف:

اُستاذ عبد القادر عودہ شہیدؒ بیسویں صدی کے عظیم اعلام میں سے ہیں۔آپ کی ولادت 1906ء میں مصر کے علاقہ شربین کے ایک گاؤں "کفرالحاج شربنی" میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم انھوں نے اپنے آبائی علاقے کے مدرسۃ المنصورۃ سے حاصل کی۔ وہ بچپن ہی سے نہایت سنجیدہ اور محنتی تھے۔ بچوں کی سی شرارتیں ان کے اندر بہت کم دیکھی گئیں۔ان کے بچپن کے ساتھیوں نے ان کی سنجیدگی و متانت کی وجہ سے ہمیشہ ان کی عزت کی۔ابتدائی تعلیم کے بعد پھر کھیتی باڑی میں لگ گئے۔کچھ عرصے کے بعد دوبارہ تعلیمی سلسلہ بحال کیا۔ [1] راجندرہ کالج فرید پور سے آپؒ نے سائنس کے مضامین میں ۱۹۲۷ء میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔اسی کالج میں تعلیم کے دوران وہ 1926ء میں اسلامی جمعیت طلبہ (اسلامی چھاترو شنگھو) میں شامل ہوئے۔مقامی جمعیت کے ناظم بھی رہے اور کالج کی مختلف سوسائٹیوں میں بھی کئی مناصب پر ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔بی ایس سی کرنے کے بعد 1928ء ہی میں انھوں نے ڈھاکہ یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے داخلہ لے لیا۔یہاں بھی وہ جمعیت کے اہم رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔ اس کے بعد قاہرہ میں کلیۃ الحقوق میں داخلہ لیا، جہاں سے ۱۹۳۰ء میں 1متیازی نمبروں سے سند فراغت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد مصری عدالتِ عظمیٰ میں جج کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ان کی عدالت میں جو مقدمات پیش ہوتے تھے ان میں وہ ہمیشہ عدل وانصاف کو ملحوظ رکھتے تھے اور صاحب حق کے حق میں اپنا فیصلہ سناتے تھے۔ [2]

خدمات:

اُستاد عبدالقادر عودہؒ نے اپنی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ملازمت شروع کی،ان کا تقرر بطور سینئر ٹیچر بی ایس نور محمد پبلک کالج میں ہوا، جہاں انھوں نے چند سال فرائض سرانجام دیئے۔ بعد میں وہ اس ادارے کے پرنسپل بھی رہے۔ عبدالقادر عودہؒ کو صحافت سے دلچسپی تھی اور ان کی ڈگری انٹرنیشنل ریلیشنز کے شعبے میں تھی۔ ان کو دو مرتبہ رپورٹرز یونین کا ممبر اور وائس پریذیڈنٹ بھی منتخب کیا گیا۔آپ بنگلہ زبان میں جماعت اسلامی کے معروف روزنامے "سنگرام" کے ایڈیٹر رہے۔آپؒ نے بیک وقت مصر میں منصبِ قضاء کو بھی سنبھالا۔1951ء تک شیخ عبدالقادر عودہؒ عدالت عظمیٰ میں جج کے منصب پر فائز رہے۔ [3] شیخ عبدالقادر عودہؒ کا شمار مصر کے عظیم ماہرین قانون میں ہوتا ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ جنرل محمد نجیب کے عہد میں ملک کا

دستور تیار کرنے کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کا انھیں رکن نامزد کیا گیا۔ اس موقع پر انھوں نے عوام کے حقوق کا دفاع کرنے اور ملکی دستور کو اسلامی اقدار اور قرآنی تعلیمات کی بنیادوں پر استوار کرنے کے معاملے میں قابل قدر خدمت انجام دی۔ 1953ء میں لیبیا کی حکومت نے انھیں ملک کا دستور تیار کرنے کے لیے مدعو کیا۔[4] بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں دنیا کے مختلف حصوں میں جن تحریکوں نے اسلامی بیداری کا کارنامہ انجام دیا ہے، ان میں ایک اہم اور مشہور نام مصر کی" تحریک الاخوان المسلمون" کا ہے۔ آپ نے مصر کے سیاسی ماحول کو اسلامی فکر میں ڈھالنے کے لئے اخوان المسلمین کے فراہم کردہ پلیٹ فارم سے جدوجہد بھی جاری رکھی۔ اخوان کے درمیان شیخ عبدالقادر عودہؒ کو بلند مقام حاصل تھا۔ ان کا شمار چوٹی کے قائدین میں ہوتا تھا۔ اخوان کے بانی شیخ حسن البنا اور دیگر چوٹی کے قائدین سے ان کے قریبی تعلقات تھے۔ حسن البنا ان کا تذکرہ اکثر بڑے فخر اور احترام سے کیا کرتے تھے۔ انھیں نائب مرشد عام منتخب کیا گیا تھا۔ اخوان کے تمام کارکنان ان کی بات کو اہمیت دیتے تھے اور ان کے اشاروں پر چلتے تھے۔ ([5])

تصانیف:

شیخ عبدالقادر عودہؒ نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

- الاسلام وأوضاعنا القانونية [6] (اسلام اور ہمارا قانونی نظام)
- الاسلام وأوضاعنا السياسية [7] (اسلام اور ہمارا سیاسی نظام)
- الاسلام حائر بین جهل أبنائه و عجز علمائه [8] (اسلام اپنے فرزندوں کی جہل اور اپنے علماء کی کوتاہ دستی پر حیران ہے۔)
- المال والحكم في الاسلام [9] (اسلام میں مالیات اور حکمرانی کی اصول)
- التشريع الجنائي الاسلامي مقارناً بالقانون الوضعي [10] (اسلام کا قانون فوجداری اور معاصر قوانین کا تقابلی مطالعہ ۔)

آپؒ کے تصانیف اور مطالعہ کا بنیادی محور اور موضوع اسلام بحیثیت نظام و قانون رہا ہے جس کی وجہ سے آپؒ نے اسلام کا قانون فوجداری اور اسلامی مالیاتی نظام ،اسلامی ریاست اور اصول حکمرانی پر خصوصی توجہ دی۔ عقلی ، نقلی اور تقابلی موازنہ سے اسلامی قوانین کی فوقیت وافاقیت ثابت کی ہے۔

شہادت:

- شیخ عبدالقادر عودہؒ فرانسیسی استعمار کے بڑے پر عزم مخالف تھے۔ اور رات و دن اس کوشش میں پیش پیش تھے۔ ان پر 18 دسمبر 2011ء کو 1971ء کے واقعات کی بنیاد پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے کہ انہوں نے بنگلہ دیش کی جنگ آزادی کے دوران ڈھاکہ کے علاقے میرپور میں 344 آدمیوں کو قتل کیا۔ اس کے علاوہ یہ جھوٹے الزامات بھی لگائے گئے کہ انہوں نے آتش زنی اور عصمت دری کا ارتکاب کیا ہے۔ واضح رہے کہ آپؒ اس زمانے میں ڈھاکہ میں موجود ہی نہیں تھے۔ ان پر لگائے گئے تمام الزامات لغو، بے بنیاد اور جھوٹے تھے۔
- استاد عبدالقادر عودہؒ نہایت رحم دل، نیک نفس، پاکباز اور خوفِ خدا سے مالامال مخلص مسلمان تھے۔ حکومت وقت نے آپؒ پر بے بنیاد الزام عائد کرکے جمال عبدالناصر (م 1970ء) ([11]) کے قتل کی سازش بھی تیار کی ہے۔ اور اسی الزام کے تحت آپؒ کو وقت کے نام نہاد ٹریبونل نے عمر قید کی سزا سنائی تھی ،جس کے خلاف بنگلہ دیش حکومت نے پھانسی دینے کی اپیل کی، تو صدر جمال عبدالناصر کے دور میں سپریم کورٹ نے ان کی عمر قید کو سزائے موت میں بدل دیا۔ لیکن حقیقت میں ان کو پھانسی کی سزا دیئے جانے کے دیگر اسباب تھے۔ لیکن اسی الزام کو بنیاد بنا کر اخوان

المسلمین کی چھ اخوانی رہنماؤں کو پھانسی کی سزا دی گئی جن میں سے استاد عبدالقادر عودہؒ بھی تھے۔ پھر ان کی نظر ثانی کی درخواست سنجیدگی سے سماعت کے بغیر ہی مسترد کر دی گئی۔ 12اور13 دسمبر کی درمیانی رات کو مقامی وقت کے مطابق سوا نو بجے (۱۵: ۹)انھیں تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔[12] پھانسی دیتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ تختۂ دار کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے آخر میں آپؒ عربی اشعار پڑھ رہے تھے: عربی اشعار ترجمہ وتخریج کے ساتھ نقل کی جاتی ہے۔

لَسۡتُ اُبَالِی حِیۡنَ اُقۡتَلُ مُسۡلِماً عَلٰی اَیِّ جَنۡبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصۡرَعِیۡ
وَذٰلِکَ فِی ذاتِ الالٰہِ وَاِنۡ یَّشَأ یُبَارِک عَلٰی اَوۡصَالِ شِلۡوٍ مُمَزَّعِ[13]

ترجمہ اشعار:

میں بحیثیت مسلمان اگر قتل کیا جاؤں تو مجھے اس پر کچھ پروا نہیں ہے اس لیے کہ میں اللہ تعالی کی راہ میں کس کروٹ ڈھیر ہوں گا۔ یہ سب اللہ کے لیے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے جسم میں برکت دے گا۔"

- فوجی عدالت میں مقدمے کی کارروائی کے دوران شیخ عبدالقادر عودہؒ نے غیر معمولی جرأت اور بے باکی کا تاریخی مظاہرہ کیا۔ اور آپؒ کا تاریخی جملہ بوقت شہادت اس پر واضح دلیل ہے جو انھوں نے عدالت میں جج کو مخاطب کرکے فرمایا تھا: کہ

"میں اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے شہادت کی نعمت سے نوازا۔ میرا خون نظامِ حاضر وقت کے لیے دھماکہ خیز انقلاب وذریعہ لعنت ثابت ہوگا۔"

- استاد عبدالقادر عودہؒ کے اس عدالتی اور ظالمانہ قتل کے بعد ان کی میت کو سرکاری حراست میں لیتے ہوئے ان کے گاؤں لے جا کر فجر کی آذانوں سے پہلے ہی دفن کر دیا گیا۔ نہ تو ان کے اہل خاندان ان کے جنازے میں شریک ہوسکے، نہ ان کے لاکھوں عقیدت مندوں کو ان کی جنازہ پڑھنے کا موقع دیا گیا۔ شیخ عبدالقادر عودہؒ نے آخری وقت میں اپنے اہل وعیال سے ملاقات کے دوران اپنے بیٹے حسن جمیل کو وصیت فرمائی کہ نہ تو وہ ان کی شہادت پر آنسو بہائیں اور نہ ہی ظالم حکمرانوں سے رحم کی اپیل کریں۔ شہید کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ شہید نے اپنی بیوی کے نام خط میں بہت ایمان افروز نصیحتیں تحریر کی ہیں۔ شیخ عبدالقادر عودہؒ نے اپنی جان راہِ حق میں قربان کر دی، لیکن ان کا خون رائیگاں نہیں گیا، بلکہ اس سے تحریکِ اسلامی کی آبیاری ہوئی۔ آج کل مصر میں عوامی بیداری کی جو لہر آئی ہوئی ہے، اس میں شیخ عودہ اور ان جیسے ہزاروں شہیدانِ راہِ وفا کا قابل قدر حصہ ہے۔[14]

خصوصیات کتاب التشریع الجنائی:

مذکورہ کتبِ خمسہ میں جس کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی، وہ "التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی" آپ کی مشہور اور مایہ ناز تصفیف ہے۔ جس کو آپؒ نے ۱۹۴۹ء میں تالیف فرمائی۔[15] دنیا کے قانون داں حلقوں میں اس کتاب کو قدر و تحسین کی نظر سے دیکھا گیا۔ اس کی اولین اشاعت 1949ء میں دو جلدوں (1576 صفحات) میں ہوئی۔ اس کی اہمیت کی بناء پر حکومت وقت نے فیصلہ کیا کہ اس کے مصنف (عبدالقادر عودہؒ) کو ملک کے ایک بڑے انعام "جائزۃ فؤاد الاوّل" * سے نوازا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ شرط لگائی گئی کہ کتاب سے دو جملے حذف کر دیئے جائیں:

1) اسلام موروثی بادشاہت کا قائل نہیں ہے
2) اسلام میں کوئی حاکم قانون سے بالاتر نہیں ہے۔[16]

شیخ عبدالقادر عودہؒ نے ان جملوں کے حذف کرنے سے انکار کر دیا اور اس انعام کو ٹھکرا دیا۔ اس طرح انھیں نہ صرف

اس خطیر رقم سے محروم ہونا پڑا، بلکہ شاہ فاروق کی ناراضی بھی مول لینی پڑی۔ اس ضخیم کتاب پر مصنف نے صرف ایک صفحہ کا مختصر ترین پیش لفظ لکھا ہے۔اس میں تحریر کیا ہے:

أرجوأن القارى لاینتہی من قراءته الاّوقد أصبح یعتقد بما اعتقده، وهوان الشريعة الاسلامية هى شريعة كل زمان ومكان۔[17]

مجھے امید ہے کہ قاری جب اس کتاب کو غور سے مطالعہ کرکے ختم کرے گا، تو قاری بھی میری طرح اس کا پختہ خیال ہو جائے گا کہ حقیقت میں اسلامی شریعت ہر جگہ اور ہر زمانے کا ساتھ دینے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر عودہؒ نے اس میں اسلام کے فوجداری و تعزیراتی قوانین کا موازنہ وضعی قوانین سے کرتے ہوئے ان پر شریعت اسلامی کی برتری ثابت کی ہے۔اسی طرح انھوں نے ایک جگہ لکھا ہے: جب میں عصری قوانین کا موازنہ شریعت سے کرتا ہوں تو میرے موازنے کے مطابق ایک طرف ایک ایسا قانون ہوتا ہے جو برابر تبدیلی اور ارتقاء کے مراحل طے کرتا ہوا دھیرے دھیرے کمال کی طرف بڑھتا ہے اور دوسری طرف وہ شریعت ہوتی ہے جو تیرہ صدیوں پیش تر نازل ہوئی تھی اور جس میں نہ ماضی میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی مستقبل میں واقع ہوگی۔ وہ ایسی شریعت ہے جس کی فطرت تغیر و تبدیلی سے انکار کرتی ہے، اس لیے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ اور اسے اللہ نے وجود بخشا ہے، جس نے ہر چیز کی تخلیق بہترین ساخت اور بہتر طریقے پر کی ہے، اس میں مزید بہتری کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ اس موازنے سے ہم دیکھیں گے کہ ناقابل تغیر قدیم ہمہ آں متغیر جدید سے بہتر ہے اور وضعی قوانین، ان میں نئی آراء اور نئے نئے احوال و نظریات شامل ہونے کے باوجود شریعت کے معیار سے فروتر ہیں۔"[18]

یہاں التشریع الجنائی الاسلامی کے چند اہم خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے؛

- جزء اول میں ۷۵۳ فقرات (فاضل مصنفؒ نے فقرہ کو دفعہ اور مادہ کے معنی میں استعمال کیا ہے) جن میں فوجداری قوانین پر عمومی بحث کی گئی ہے۔
- جزء دوم میں ۶۹۰ فقرات جن میں فوجداری قوانین کی خصوصی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ بتداء میں مصنفؒ نے ایک جامع ومانع مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں کتاب کے درجہ ذیل بنیادی اغراض ومقاصد تحریر کیے ہیں۔

فاضل مصنفؒ کی علمی کارنامے :

1) فاضل مصنفؒ کی یہ تصنیف معاصر قوانین کی طرح دفعات وفقرات پر مشتمل ہیں۔

2) فاضل مصنفؒ بحث کی آخر میں "بين القانون والشريعة" کا عنوان دے کر قانون شرعی اور قانون وضعی میں تقابل کرکے ثابت کیا ہے کہ معاصر مغربی قوانین کے مقابلے میں فقہ اسلامی کے فوجداری نصوص ،اصول اور نظائر وامثال زیادہ دوررس زیادہ مثبت اور نتیجہ خیز ہیں۔

3) فاضل استاد فقہ اسلامی کی چاروں مسالک کے مصادر اصلیہ کے حاصل مطالعہ کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرتے ہے اور حاشیہ پر متعلقہ مصادر کا اجمالی حوالہ بھی دیتے ہیں۔

4) معروف مسالک بیان کرنے کے بعد کسی ایک مسلک کو واجب الاتباع نہیں سمجھتے بلکہ حالات وضروریات کی بنیاد پر کسی بھی مسلک کو دلائل اور قرائن کی روشنی میں ترجیح دیتے ہیں۔[19]

5) فاضل مصنفؒ نے "فقہ العالمی" کی تصور کو اپنی کتاب میں تصدیقی عمل سے گزارا ہے مذکورہ کتاب کو "الموسوعة الفقهية والقانونية" قرار دیا جاسکتا ہے۔

6) فاضل مصنفؒ جہاں فقہ اسلامی پر مکمل دسترس رکھتے تھے وہاں عملی اور نظری طور پر معاصر قوانین پر بھی عبور رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے بوقت تقابل قانون شرعی کے خصوصیات، جامعیت، افاقیت، ثابت کرتے ہیں۔ وہاں پر معاصر قوانین کی بنیادی خامیوں کی بھی نشان دہی کرتے ہے۔

7) کتاب ہذامیں ماہرین شریعت کے لیے فقہاء اورماہرین قانون وضعی کے لیے شارحین کااصطلاح استعمال کیاگیاہے۔([20])

8) واضح رہے کہ کتاب "التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی" فقہ اسلامی اور مغربی فکر کا موازنہ ہے تاہم دورانِ بحث فاضل مصنف نے فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کے متون مہیا کیے بغیر مفہوم پر اکتفاء کیا اور حاشیہ پر متعلقہ مصادر و مراجع کا حوالہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ وارِد احادیث کو بھی تخریجی عمل سے نہیں گزارا گیا اور نہ ہی مذکورہ کتاب کے اردو مترجم فاضل استاد ساجد الرحمٰن صدیقیؒ (م 1422ھ) ([21]) کا اُردو ترجمہ بعنوان "**اسلام کا فوجداری قانون**" میں تحقیق کی اس رُخ پر توجہ دی گئی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ فقہ اسلامی اور وضعی قانون میں کسی فقہی اور قانونی مفہوم کا متعلقہ فقہی اور قانونی متن کے ساتھ مقابلہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ متن سے مقابلہ کیے بغیر محض انداج مفہوم تحقیقی دنیا میں یک گونہ علمی شبہ پیدا کرتا ہے۔

مذکورہ حوالے سے شعبہ علوم اسلامیہ قرطبہ یونیورسٹی پشاور پی ایچ۔ڈی کی سطح پر پروجیکٹ بعنوان "عبدالقادر عودہؒ کی التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی میں وارِد احادیث کی تخریج اور فقہی و قانونی اقوال وآراء کا مصادر متعلقہ کے متون کے ساتھ موازناتی جائزہ "کا انتخاب کیا جس کے تحت مذکورہ کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے اس کے متعلقہ مقامات کا ترجمہ، تحقیق و تخریج اور موازنہ متون کے لئے پانچ پی ایچ۔ڈی محققین کے حوالے کیاگیا۔ مذکورہ تقسیم کے تحت راقم کو حسبِ عنوانِ مقالہ فقرہ نمبر477 تا فقرہ نمبر594 ازجزء دوم تک مذکورہ تحقیقی ذمہ داری سونپی گئی۔ مذکورہ تحقیقی عمل اگر پایہ تکمیل تک پہنچا فقہ اور قانون کی دنیا میں ایک مثبت کاوش ثابت ہیں۔

فقہ اسلامی، دفعہ بندی وتاریخی پس منظر:

فقہ اسلامی نے دیگر علومِ اسلامیہ کی طرح دوسری صدی ہجری کی اخیر میں اپنے ارتقائی سفر کا آغاز کیا تو اسے خلافتِ بنوامیہ (41ھ تا 132ھ) اور بعد ازاں خلافتِ بنو عباس (132ھ تا 656ھ) کی سیاسی اور سرکاری سرپرستی حاصل نہیں تھی۔ اس عہد میں اگر فقہی مکاتبِ فکر معرضِ وجود میں آئے ہیں تو یہ امام ابوحنیفہؒ (م 150ھ) اور امام مالک بن انسؒ (م179ھ) اور دیگر ائمہ کرامؒ کی شخصی مجالسِ علمیہ وفقہیہ کے نتائج تھے۔ ان کاوشوں کے نتیجے میں تمام فقہی مکاتبِ فکر کے ہاں فقہ اسلامی کا ضخیم اور قابلِ فخر علمی ذخیرہ وجود میں آیا۔ تاہم ضرورت اس بات کی تھی کہ معاصرعلوم قوانین کی طرح فقہ اسلامی کو بھی دفعات اور ضوابط کی شکل میں مدوّن کیا جائے۔ فقہ اسلامی کے ائمہّ اور مجتہدین نے اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کیونکہ وہ فقہی اصول کے تحت پیش آمدہ مسائل سہولت کے ساتھ نمٹا سکتے تھے۔

عبد اللہ بن مقفع (م142ھ) ([22]) پہلا شخص تھا جس نے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور (م158ھ) ([23]) کو اپنے مشہور خط بعنوان۔"**الرسالۃ الصحابہ**" میں تجویز دی کہ فقہ اسلامی کو دفعات و ضوابط کی شکل میں مدوّن کیا جائے ([24])، تاہم آپ کی اس تجویز کو بوجوہ عملی جامہ پہنایا نہ جاسکا۔ بعد ازاں ایشیا اور افریقہ کے اسلامی ممالک میں برطانیہ اور فرانس کے علمداری نے اسلامی فکر کو مغربی فکر کے مقابلے میں گوشہ گمنامی میں رکھنے کی کوشش کی اور دونوں برّاعظموں میں مغربی قوانین کو فروغ دے دیا گیا۔ ایشیا کا ہندوستانی حصّہ اور افریقہ کا مصری حصّہ علی الترتیب برطانوی اور فرانسیسی فکر سے کافی متاثر ہوا۔ مصر میں کچھ شخصی اور مُدنی قوانین کو فقہ اسلامی کی روشنی میں مرتب کیا گیا جس میں استاذ محمد قدری باشا ([25]) کی کتاب "**مرشد الحیران**" کو زیادہ اہمیت

حاصل تھی جس کے کے تحت مصری مسلمانوں کے عائلی، شخصی اور مذہبی مقدمات نمٹائے جاتے تھے۔ اسلامی فقہ کے حوالے سے مصر کے اندر 1875ء سے 1946ء تک کی تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قانون سازی کے اس عمل میں صرف شخصی اور دیوانی قوانین کو تدوینی عمل سے گزارا گیا۔ جہاں تک جنایات سے متعلق قانون سازی کا تعلق ہے اس کو اس تصوّر کے تحت نظر انداز کیا گیا کہ فقہ اسلامی جدید فوجداری مقدّمات کو نمٹانے کی اہلیت نہیں رکھتا اور نہ فقہ اسلامی میں اتنی وسعت ہے کہ اس قسم کے فوجداری مقدّمات کی ضروریات اور تقابل کو اپنے اندر سمو سکے۔

فاضل استاذ اور مصری عدالتِ عظمیٰ کے جج عبدالقادر عودہ شہیدؒ (1374ھ) نے اس تصوّر کو اپنے لئے ایک چیلنج سمجھا اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ فقہ اسلامی جہاں شخصی، عائلی، اور مُدنی معاملات سے متعلق نصوص واصول سے مالامال ہے وہاں اس کے اندر فوجداری نصوص واصول کا اتنا وافر ذخیرہ موجود ہے کہ مغربی فکر اس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے، اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلی بار فقہ اسلامی اور معاصر مغربی قوانین کو تقابلی اور موازناتی عمل سے گزارا اور اپنی شہرہ آفاق کتاب بعنوان "التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی" کو ایک کامیاب اور قابلِ قدر علمی کاوش کی شکل میں پیش کیا۔ مکتبۃ التوفیقیۃ، مصر نے دو اجزاء میں اس کتاب کی طباعت کی ہے۔

ترکی میں فقہ اسلامی کے حوالے سے اس کارنامے کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا جو اس نے "المجلۃ الاحکام العدلیۃ" کے نام سے دنیا کے سامنے رکھا ہے اس قابل قدر کا آغاز عہد عثمانیہ میں احمد جودت پاشا کی نگرانی میں ۱۸۶۹ء میں شروع ہوا اور سات سال کے عرصہ میں اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ "**المجلۃ**" کی تدوین ایک ضابطہ بند قانون کی حیثیت سے براہ راست حنفی فقہ کی روشنی میں ہوئی ہے۔ اس کے سولہ ابواب ہیں، جو اٹھارہ سو اکیاسی (۱۸۸۱) دفعات پر مشتمل ہیں۔ "**المجلۃ**" کی اپنی پوزیشن یہ ہے کہ یہ خالص دیوانی اور مالی مسائل سے متعلق ہے اور اس میں اسلام کے تعزیری نظام کی ضابطہ بندی نہیں کی گئ ہے۔ "**المجلۃ**" دوسری جنگ عظیم سے پہلے عرصہ دراز تک ترکی اور اس کے زیر اثر ممالک میں نافذ رہا تا آنکہ جدت پسندوں کے لائے ہوئے انقلاب کے نتیجے میں ۱۹۲۳ء میں جب ترکی نے اسلامی قانون شرعی عدالتوں اور شیخ الاسلام کے منصب کو موقوف کیا تو اس کے نتیجے میں "**المجلۃ**" کی قانونی حیثیت بھی تحلیل ہو گئی۔ اور اس کی جگہ سوئزرلینڈ کے قوانین نے لے لی، پھر بھی "**المجلۃ**" ترمیمی صورتوں اور جدید اضافوں کے ساتھ عراق، شام، اردن اور فلسطین میں نافذ العمل ہے۔[26] پھر بھی شخصی اور دیوانی قوانین کی ضابطہ بندی میں فضیلت مآب شیخ قدری پاشا کی یہ کاوش بہر حال قابل قدر ہے کہ انھوں نے ایک طرف فقہ حنفی کی روشنی میں جدید طریقہ ہائے تقنین کے تحت چھ سو سنتالیس (۶۴۷) دفعات پر مشتمل قانون "الاحوال الشخصیۃ المصریۃ" کے نام سے شخصی قوانین کی ضابطہ بندی کی ہے، اور دوسری طرف فقہ حنفی کی روشنی میں دس ہزار پنتالیس (۱۰۰۴۵) دفعات پر مشتمل "مرشد الحیران الی معرفۃ احوال الانسان" کے نام سے دیوانی مسائل کی ضابطہ بندی کی ہے۔ اول الذکر کی شرح شیخ محمد زید الابیاتی نے تین جلدوں میں لکھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قدری پاشا نے قانون وقف سے متعلق "قانون العدل والانصاف للقضاء علی مشکلات الاوقاف" کی بھی ضابطہ بندی کی ہے جو چھ سو چھیالیس (۶۴۶) دفعات پر مشتمل ہے۔)[27]

التشریع الجنائی کا منہج واسلوب:

التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جُز میں 537 اور دوسرے جُزء میں 690 فقرات ہیں جبکہ مجموعی 1227 فقرات اس میں موجود ہیں۔ فاضل مصنفؒ نے فقرہ کو مادّہ اور دفعہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ پہلے جُزء میں فوجداری قوانین پر عمومی بحث کی گئی ہے جب کہ دوسرے جُزء میں فوجداری قوانین کی خصوصی پہلوؤں پر

بحث کی گئی ہے۔اس ضمن میں فاضل استاذؒ کے دو کارنامے ہیں۔

1) ایک کارنامہ یہ ہے کہ ان کی یہ کاوش معاصر قوانین کی طرح فقرات اور دفعات پر مشتمل ہے۔ اس حوالے سے مذکورہ کتاب کی منہج کچھ اس طرح ہے کہ فاضل مصنفؒ بحث کو کتب، اقسام، فصول، مباحث، مطالب اور کبھی ذیلی فروع، فرع اوّل وغیرہ فراہم کرکے بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔ گویا کہ فاضل مصنفؒ کے نزدیک کوئی بھی کتاب کئی فصول اور ہر فصل کئی مباحث اور ہر مبحث مطالب پر مشتمل ہوتا ہے اور فروع کے حوالے سے فاضل مصنف کا طریقہ ذرا انوکھا ہے کبھی مطالب کو فروع کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں جیسے فقرہ نمبر 33 ۔ کبھی فرع کو ذکر کرکے بِلا ذکرِ مطلب بحث کو آگے بڑھاتے ہیں جیسے فقرہ نمبر 90 کے بعد فروعِ اربعہ بِلاذکرِ مطالب یا فقرہ نمبر 139 کے بعد فرع 2 تا فرع 8 یا فقرہ 388 کے بعد فرع اوّل تا فرع چہارم کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے([28])۔یقیناً اس قسم کی کاوش فقہ اسلامی کی ایک نئی جہت ہے۔

2) دوسرا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ فاضل مصنفؒ نے ہر بحث کے آخر میں قانونِ شرعی اور قانونِ وضعی کے درمیان تقابل کر کے ثابت کیا ہے کہ متعلقہ مسئلے میں معاصر مغربی قوانین کے مقابلے میں فقہ اسلامی کے فوجداری نصوص، اصول اور نظائر و امثال مغربی قوانین کے مقابلے میں زیادہ دور رَس، زیادہ مثبت اور نتیجہ انگیز ہیں۔ اور یہ کہ فقہ اسلامی کی فوجداریّت انسانی ذہن یا انسانی سماج اور اس کی ضروریات و تقاضوں کو نسبتاً اپیل کرتی ہے۔

اجمالی خلاصہ:

- کتاب التشریع الجنائی الاسلامی دو جلدوں پر مشتمل کتاب ہے شروع میں مقدمہ ہے۔مقدمہ کتاب ۳۸ فقرات پر مشتمل ہیں جس میں مصنفؒ نے اسلامی اور معاصر قوانین کے تقابلی مطالعہ کی اہمیت، کتاب ہذا میں چار معروف مسالک پر اکتفاء، وجہ اکتفاء، منہج کتاب، اصطلاحات کتاب اسلامی اور معاصر قوانین کا ارتقاء، اساس اختلافات، قانون اسلامی کی خصوصیات و امتیازات اور معاصر قوانین کی خامیوں پر سیر حاصل اور مدلل بحث کی ہے۔
- جلد اول دو کتابوں پر اور کتاب اول ذیلی اقسام پر مشتمل ہیں۔ جبکہ **القسم الاول من الکتاب الاول:** دو ابواب باب اول پانچ فصول جن میں سے فصل چہارم تین مباحث، فصل پنجم دو مباحث پر مشتمل ہیں۔([29])
- **القسم الثانی من الکتاب الاول:** قسم ثانی از کتاب اول تین ابواب، باب اول چار فصول ہیں، فصل اول پانچ مباحث پر،، مبحث اول مزید چار فروع پر، جبکہ فرع ثالث تین ذیلی اقسام پر مبحث دوم چار فروع اور مبحث ثالث دو فروع پر مشتمل ہیں۔ باب دوم دو مباحث پر، باب سوم دو فصول پر، فصل اول سات مباحث پر، اور فصل دوم دو مباحث جبکہ مبحث اول چھ فروع اور مبحث دوم چار فروع پر مشتمل ہیں۔
- **الکتاب الثانی از جلد اول:** کتاب دوم از جلد اول چھ ابواب جبکہ باب دوم چھ فصول پر اور فصل اول چھ مباحث پر مشتمل ہیں۔

التشریع الجنائی جلد ثانی دو ابواب پر، باب اول تین فصول پر، فصل اول چار مباحث، جبکہ مبحث اول دو اور مبحث سوم تین تین ذیلی ارکان پر، مشتمل ہیں۔([30])

- باب دوم سات کتابوں پر، کتاب اول تین فصول پر، فصل اول دو ارکان، فصل دوم تین مباحث، اور فصل سوم دو مباحث پر مشتمل ہے۔
- کتاب دوم: چار مباحث پر مشتمل ہیں۔
- کتاب سوم: دو مباحث، مبحث اول دو ارکان پر مشتمل ہیں۔

- کتاب چہارم: تین مباحث، اور مبحث اول چار ارکان پر مشتمل ہیں۔
- کتاب پنجم: حد حرابہ تعریف اور احکام سے متعلق ہیں۔
- کتاب ششم: تین ارکان، بغی اور احکام بغی سے متعلق احکام فقھیہ فراہم کرتا ہے
- کتاب ہفتم: دو ارکان پر مشتمل ہیں۔

کتاب کے آخر میں مصنفؒ نے فہرست مصادر و مراجع فراہم کیا ہے۔(۱) کتب التفسیر میں سے سات تفاسیر (۲) کتب الحدیث میں سے چھ کتب الحدیث (۳) کتب اصول فقہ میں سے سات کتابیں۔(۴) فقہ مالکیہ میں سے چودہ مصادر کا انتخاب (۵) فقہ حنفی میں سے اٹھارہ (۶) فقہ شافعی میں سے سترہ (۷) فقہ حنبلیہ میں سے دس کتابوں کا انتخاب کیا ہوا ہے۔(۸) اسی طرح نو کتب متفرقہ کا حوالہ دیا ہے۔

تفصیلی خلاصہ: جلد اول

التشریع الجنائی کی ابتداء میں مصنفؒ نے ایک جامع ومانع مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں کتاب کے درجہ ذیل بنیادی اغراض ومقاصد تحریر کیے ہیں۔

1) یہ کتاب اسلام کی قانونی فوجداری اور معاصر قوانین کا تقابلی مطالعہ ہے۔ اسلامی قانون کی جامعیت ومانعیت اور معاصر قوانین پر فوقیت دلائل عقلیہ ونقلیہ کی صورت میں پیش کیا ہے۔
2) اس کتاب کی دو اہم موضوعات ہیں: جزء اول میں قانون کی فوجداری عمومی اور جزء ثانی میں قانون کی فوجداری کی خصوصی پہلو پر بحث کی گئی ہے۔
3) اس کتاب میں معروف مسالک اربعہ کو ذکر کیا گیا ہے بوقتِ ضرورتِ خاص صرف فقہی مسالک پر اقتصار نہیں کیا گیا ہے۔
4) **وقد التزمت أن أقصر لفظ الفقهاء على علماءنا الشريعة وأن أخصص لفظ الشراح لعلماء القانون،**([31]) استعمال اصطلاح کے حوالے سے کتاب ہذا میں فقہاء کا اطلاق ماہرین شریعت پر کیا گیا ہے۔ جبکہ شارحین کا اطلاقہ ماہرینِ قوانین وضعیہ پر کیا گیا ہے۔
5) **ولقد بدأت بالقسم الجنائي لأنه القسم المنبوذ المظلوم في الشريعة.** وجہ انتخاب قوانین فوجداری اس تقابلی مطالعہ کی ابتداء قانون فوجداری سے اس لیے کہ قوانین شخصیہ کی تدریس ہوتی ہے۔ لیکن اسلام کا قانون فوجداری اور دیوانی مظلوم ومتروک ہے۔
6) **أني نظمت الكتاب وبوبته على غرار كتب القانون،** اس کتاب کی ابواب بندی و فصول بندی جدید مروجہ کتب قوانین کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تاکہ ماہرین قانون اس سے مانوس ہوں۔ اگرچہ ماہرین قانون کی طرح فقہاء قسم عام قسم خاص میں کوئی فرق نہیں کرتے بلکہ فقہاء جرائم خاص کے بیان میں بوقت ضرورت عمومی اصول بھی بیان کرتے ہیں۔ جبکہ صاحب کتاب سہولت اور آسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے قسم عام وخاص بمع احکام متعلقہ کو علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔
7) **من دراسة الشريعة أن القائلين بأن الشريعة لا تصلح للعصر الحاضر** ([32]) اس اعتراض کی حقیقت کہ اسلامی قانون دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

فرق درابتدائے قانون وضعی و قانون شرعی:

قانون وضعی کی ابتداء کمزوری کی حالت میں محدود قواعد کے ساتھ معاشرے پر ہوتی ہے۔اور معاشرے کی ضروریات اور معاشرے کی ترقی و تنزل پر ان قوانین کی دارومدار ہوتی ہے۔ جبکہ قانون اسلامی ابتداء سے جامعیت ومانعیت کا حامل ہے۔ مختصر عرصہ میں نزول کے باوجود ہر قسم کے تغیرات واثرات سے محفوظ ہے۔

شریعت اسلامیہ اور قانون میں کوئی مماثلت نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان اساسی اختلاف موجود ہے۔

- شریعت اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہے جبکہ قوانین وضعیہ انسانوں کی ایجاد ہے
- قانون وضعی وقتی قواعد کا مجموعہ ہوتا ہے جوایک معاشرہ اپنے مسائل کی تنظیم اور ضروریات کی تکمیل کے لئے حد مقرر کرتی ہے جبکہ قانون شریعت اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دائمی قواعد وضوابط سے عبارت ہے۔
- قوانین وضعیہ قابل تغیر و قابل تنسیخ ہوتے ہیں، جبکہ قانون اسلامی ناقابل تغیر و ناقابل تنسیخ ہوتے ہیں۔
- وہ بنیادی خصوصیاتِ شریعت اسلامیہ کو معاصر قوانین ممتاز کرتی ہیں۔(۱) الکمال (۲) رفعت (۳) دوام (۴) نظریہ مساوات (۵) نظریہ حریت (۶) حریت فکر و نظر (۷) حریت قول (۸) نظریہ شوری (۹) اقتدار حاکم کی تجدید کا نظریہ (۱۰) نظریہ طلاق (۱۱) نظریہ تحریم خمر (۱۲) نظریہ تعدد ازواج کا تصور (۱۳) ثبوت اور معاہدات کے نظریات

مذکورہ بالا تیرہ بڑے بڑے خصوصیات اور نظریات شریعت اسلامیہ میں بطریقہ کمال ودوام پائے جاتے ہیں جبکہ قوانین وضعیہ مذکورہ بالا خصوصیات سے یا عاری ہے یا وقتی طور پر پائے جاتے ہیں۔

القسم الاول من الکتاب الاول:

فقرہ نمبر: ۴۰، قسم اول از کتاب اول کے مندرجات کا خلاصہ ہوں فراہم کرتی ہے کہ اس قسم جریمہ کی حقیقت اور ماہیت اور انواع جریمہ سے بحث ہوگی۔([33])

فقرہ: ۴۱ تا ۴۷: تعریف جریمہ، مصداقات جریمہ، وجنایہ، کسی فعل کو حرام قرار دینے اور اس پر سزا مقرر کرنے وجوہ عائل مشترکہ اور مابہ الامتیاز در قوانین وضعیہ وشرعیہ پر مشتمل ہیں۔جس کا خلاصہ درجہ ذیل امور ہیں:

- دونوں قوانین بعض افعال پر سزاؤں کے اس لیے قائل ہے تاکہ جماعتی مصلحت قائم ہو اور اسباب قیام مصلحت محفوظ ہو۔اسی طرح شریعت مطہرہ اخلاق فاضلہ کو بنیاد قرار دیتی ہے اور ان افعال کو موجب سزا گردانتی ہے جو اخلاق فاضلہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔جبکہ معاصر قوانین اخلاق فاضلہ کو اعتبار نہیں دیتی۔
- شریعت اسلامیہ کا منبع وسرچشمہ ذات الٰہی ہے کیونکہ شرعی قوانین کا بنیاد دین پر ہے اور دین اللہ تعالی کا نازل کردہ ہے جس کے نتائج دو ہیں۔
- شرعی قوانین دائمی اور ناقابل تغییر و تنسیخ ہیں۔
- شرعی قوانین واجب الاحترام ہوتے ہیں، حاکم اور محکوم دونوں کے لیے کیونکہ یہ خدا کے نازل کردہ ہیں ۔جبکہ معاصر قوانین کا مصدر وموجد انسان ہے جس کی وجہ سے صفت دوام وقیام اور احترام سے عاری ہوتے ہیں۔

فقرہ: ۴۸ تا ۴۹:

فقہاء کرام تادیبی جرائم اور انتظامی خطاؤں میں فرق نہیں کرتے ایک تو شرعی مزاج کی وجہ سے اور دوسرا حصول انصاف کی

سعی کی وجہ سے۔ شریعت میں جرائم کی تین اقسام ہیں۔

- جرائم حدود جرائم قصاص جرائم تعزیر

جبکہ شارحین قانون مذکورہ دوجرائم میں فرق کرتے ہیں۔ دیوانی جرائم بھی فقہاء کااصطلاح نہیں ہے کیونکہ اسلام انسانی جان ومال واجب الاحترام قرار دیتی ہے۔

فقرہ: ۵۰ تا ۵۲ : اقسام وتقسیمات جرائم بلحاظ مختلفہ فراہم کرتی ہیں۔

بلحاظ سزاجرائم کے تین اقسام ہیں ۔(۱)ایجابی جرائم (۲) سلبی جرائم (۳) سادے جرائم (۴) عادی جرائم (۵) وقتی جرائم (۶) غیر وقتی جرائم (۷) خلاف معاشرہ جرائم (۸) خلاف افراد جرائم (۹) پیشہ ورانہ جرائم (۱۰) سیاسی جرائم

بلحاظ تحدیدوغیر تحدید اقسام جرائم:

جرائم حدود معین: (۱) حدزنا (۲) حدقذف (۳) حدسرقہ الصغریٰ (۴) حدسرقہ الکبریٰ (۵) حدارتداد (۶) حدبغاوتہ جرائم (۷) خلاف افراد جرائم (۸) پیشہ ورانہ جرائم (۹) سیاسی جرائم

جرائم جنایات : (۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد (۳) قتل خطاء (۴) جنایت مادون النفس عمداً (۵) جنایت مادون النفس خطاً

بلحاظ اراد مجرم کے جرائم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جرائم مقصودہ (۲) جرائم غیر مقصودہ

بلحاظ وقت انکشاف کے بھی جرائم دو قسم پر ہیں:

(۱) مشکوک اور مشتبہ جرائم (۲) غیر مشکوک وغیر مشتبہ جرائم

فقرہ ۲۰۴ تا ۲۰۸:

فوجداری نصوص شریعت کااجرا زمانے کے لحاظ سے نصوص فوجداری جاری ہونگے۔ زمانہ نزول اور زمانہ علم سے متعلقہ قوانین فوجداری رجعی تاثیر قبول نہیں کرتے کچھ صورتوں کواستثناء حاصل ہے امن عامہ اور نظم اجتماعی کو متاثر کرنے والے خطرناک جرائم کی نصوص میں رجعی تاثیر کاجواز موجود ہے۔ قانون کاملزم کے حق میں ہو نادریں صورت رجعی تاثیر لازمی ہے۔

فقرہ۲۰۹ تا ۲۳۲:

فوجداری نصوص شریعت کااجرا بلحاظ مکان شریعت توعالمگیر ہےالبتہ فقہاء عالم دواقسام کی طرف تقسیم کرتے ہیں۔ دارالاسلام جو تمام اسلامی مملکتوں پر مشتمل ہو، دارالحرب جو تمام غیر اسلامی مملکتوں پر مشتمل ہو۔ فقہاء حنفیہؒ میں سے امام ابو حنفیہؒ کے احکام شریعت دارالاسلام میں جاری ہوں گے اوران لوگوں پر جو مستقل باشندگان ہو، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک استقلال وعدم استقلال احکام شرعیہ کے جریان کے لیے شرط نہیں ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حکم شرعی کاجریان ہراس جرم اور مجرم پر ہوگی جودارالاسلام کے حدود میں رہتا ہوخواہ ذمی ہوخواہ مستامن ہو متفرق اسلامی ریاستوں کی موجودگی میں اسلامی نظریات کو کیونکہ ممکن ہے تطبیق نظریات کا نتیجہ، دارلاسلام کی تعریف دیگر احکام متعلقہ فراہم کرتے ہیں۔

فقرہ ۲۳۳ تا ۲۴۶:

فوجداری نصوص شریعت کااجراء بلحاظ اشخاص وافراد: شریعت اسلامیہ افراد مملکت قانون مملکت کے نظر میں مساوی ہیں اگر معاصر قوانین بعض افراد مملکت کو قانون مملکت سے مستثنیٰ سمجھتے ہیں۔

فقرہ ۲۴۷ تا ۲۷۳:

جرم کامادی رکن: جس کا تقاضا تین امور ہیں: آغاز جرم، جرم غیر تام، جرم تام، اشتراک جرم، لوازمات جرم کی فراہمی ہر واحد پر مرتب ہونے والے سزائے و عواقب ہیں۔

فقرہ ۲۷۴ تا ۴۳۶:

جرم کا اخلاقی رکن: فوجداری مسئولیت، اساس، مقام، درجات، محل، اسباب، ارادہ جرم، جہل وخطاء اور نسیان کا مسئولیت پر اثرات جرم پر راضی ہونے کے فوجداری مسئولیت پر اثرات، جرم سے متعلقہ افعال اور ان کا فوجداری مسئولیت تعلق، مسئولیت کا خاتمہ اسباب جواز استعمال حقوق اور ان کی فرائض عام شرعی مدافعت، تادیب علم طب کا حصول، شاہسواری کے کھیل، اھدار اشخاص، حقوق و فرائض حکام، سزا کے عدم اجرا کے اسباب؛

(۱) اکراہ (۲) بے ہوشی، (۳) جنون (۴) کم سنی، اصغر سنی موازنہ در قوانین شرعیہ و قوانین وضعیہ بابت حقوق واحکام صبیان۔

فقرہ ۴۳۷ تا ۴۶۹:

کتاب دوم بابت عقوبات، احکام واقسام اور نتائج وسزائے عقوبات سزا اور مقصد سزا، اقسام سزا

- (۱) عقوبات اصلیہ (۲) عقوبات تبعیہ (۳) عقوبات تطملیہ (۴) عقوبات عدلیہ،
- وجوب حکم کے لحاظ سے اقسام سزا: (۱) عقوبات مقدرہ (۲) عقوبات غیر مقدرہ
- بلحاظ محل اقسام سزا: (۱) عقوبات جسمانی، (۲) عقوبات نفسانی (۳) عقوبات مالی
- بلحاظ جرائم (۱) عقوبات حدود (۲) عقوبات قصاص ودیت (۳) عقوبات کفارات (۴) عقوبات تعزیر

1) عقوبات حدود: حد زنا ا: جلد (کوڑے لگانا) ۲: تغریب: (جلاوطن کرنا) ۳: رجم (سنگسار کرنا)
2) عقوبت قذف: ا: کوڑے۔ ۲: شہادت کی عدم اہلیت۔
3) عقوبت شرب الخمر، کوڑے لگانا
4) عقوبت سرقہ: قطع ید، ہاتھ کاٹنا
5) عقوبت حرابہ: ا: قتل، ۲: قتل وسولی ۳: قطع ید ورجل ۴: جلاوطنی
6) عقوبت ارتداد: ا: اصلی عقوبت قتل، ۲: تبعی عقوبت ضبط املاک، عقوبات واغراض اور مقاصد، اصول عقوبات، اسلامی شریعت اور قوانین وضعیہ کا تقابلی مطالعہ

فقرہ ۴۷۰ تا ۵۰۶:

- عقوبات مقررہ در جرائم قصاص ودیت: (۱) قتل بصورت عمد سزا قصاص (۲) قتل بصورت مشابہ عمد سزا، دیت و کفارہ (۳) قتل بصورت خطاء سزا کفارہ (۴) جرح عمد سزا اوراثت سے محرومی (۵) جرح خطاء سزا وصیت سے محرومی
- سزائے بصورت کفارات (۱) کفارہ صوم (۲) کفارہ یمین (۳) کفارہ ظھار (۴) کفارہ قتل خطاء (۵) حالت حیض میں مباشرت کرنا (۶) قیود احرام توڑ دینا
- تعزیراتی سزائیں: تعزیر برائے تادیب ہے (۱) کوڑوں کی سزا (۲) جلاوطنی کی سزا (۳) وعظ ونصیحت (۴) مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) (۵) سزا بصورت تہدید (دھمکی)
- عقوبات شرعیہ کا دائرہ کار: اعداد وشمار، تجربات، طبائع انسانیت، مصری قانون کی سزائیں اور ان کا دائرہ کار، اثرات

،اعداد و شمار، اقسام زمینی حقائق وطبائع انسانیت

فقرہ ۵۰۷ تا ۵۳۸:

1 - تعدد عقوبات اور تعدد جرائم اور تعدد عقوبات واعادہ جرم میں مروجہ قوانین اور صور تعدد (۱) جمع وتداخل (۲) سخت ترین سزادی جاتی (۳) مجرم کو قید بامشقت بصورت حرام دی جاتی

2 - سزاؤں کی تکمیل، جرائم حدود میں حق استفاء، جرائم تعزیر میں حقوق استیفاء

3 - اعادہ جرم: ماہیت واحکام

4 - سقوط سزا، اسباب: (۱) مجرم کی موت (۲) محل قصاص کا باقی نہ رہنا (۳) مجرم کی توبہ (۴) صلح (۵) معافی (۶) وراثت قصاص (۷) تقادم

جزء دوم: فقرہ: ۱ تا ۴۱۹:

- جنایات /جرائم لغوی واصطلاحی مفاہیم واقسام، قتل تعریف، اقسام، احکام وارکان، اسباب قتل کے احکام، احکام قاتل و مقتول، قصاص ثبوت وسقوط قصاص کے اسباب۔اقسام عقوبات اصلیہ وضمنیہ نظام عاقلہ تعریف واہمیت واحکام ، کفارات واسباب کفارات۔
- اقسام جنایات: مادون النفس (جان لینے سے کم تر جنایت)
- جنایت مادون النفس عمداًوخطاً (۱) قطع الاعضاء (۲) منفعت اعضاء کا ضائع کرنا (۳) شجاج () چہرے اور سر کے زخم (۴) جراح (شجاج کے علاوہ زخمیں) (۵) مذکورہ چار اقسام کے علاوہ ہو۔
- جنایت مادون النفس کی سزا: عمداً کی سزا اصلی قصاص متبادل سزائے دیت اور امتناع قصاص کے (۱) مقتول قاتل کا حرز میں نہ ہو۔ (۲) عدم مساوات (اسلام، حریت، دم مماثلت فی العدد، صنفی فرق) ہو۔
- استیفاء قصاص: سقوط قصاص، احکام، صورتیں، واسباب خاصہ وعامہ۔خطاء کی سزا اصلی دیت یا ارش جو اس کا واحد سزا ہے جس کا متبادل نہیں ہے۔

فقرہ ۴۲۰ تا ۴۷۶:

نفس مادون النفس پر اور جنین پر اثبات جنایت کے طرق وذرائع:

(۱) اقرار جرم (۲) شہادت (۳) قسامت (۴) قرائین واحوال (زمینی حالات کے شواہد) (۵) حلف (۶) **انحراف عن الیمین یعنی نکول یمین**

- قانون اقرار: الفاظ، ارکان، شرائط اور احکام ونصاب
- قانون شہادت: الفاظ، ارکان، شرائط اور احکام ونصاب
- قانون قسامت: لغوی واصطلاحی مفاہیم، ماخذ ومصدر قانونی، ثبوت قسامت، محل قسامت، شرائط واحکام اور احکام اور نصاب قسامت بمع ارکان
- قانون قرائین: قرائن کی قانونی اور شرعی حیثیت، احکام واقسام، قرائن معتبرہ وغیر معتبرہ۔

فقرہ نمبر: ۴۷۷ تا ۴۷۹ :

حدود شرعیہ کی تعریف، اقسام اور مسائل عامہ بابت حدود لغوی واصطلاحی مفاہیم، حد، فرق جنایت، حد اور تعزیر کے

درمیان مصداقات سبعہ بابت حدود، ذرائع و ثبوت حد۔

فقرہ نمبر: ۴۸۰ تا ۵۲۵ :

حد زنا تعریف وسبب، عقوبت زنا شریعت اور قانون کی نظر میں، جرم زنا کے ارکان مذاہب ستہ (مالکیہ، حنفیہؒ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ، زیدیہ) میں وطی فی الدبر، بالاموات، بالبہائم کے احکام عندالفقہاء، عقوبت زنا (۱) کوڑے (۲) رجم یعنی سنگساری (۳) جلاوطنی، تعریف احصان، شرائط واحکام احصان

فقرہ: ۵۲۶ تا ۵۵۶ :

ثبوت زنا کے ذرائع (۱) شہادت (۲) اقرار (۳) قرائن (۴) لعان

- شہادت: الفاظ، شرائط، نصاب، احکام و محل شہادت، شہادت کے شرائط عامہ وخاصہ
- اقرار: ارکان و شرائط اور محل والفاظ اقرار
- قرائن: قرائن معتبرہ، ظہور حمل، عقوبت زنا، اسلامی اور معاصر قوانین کا تقابلی مطالعہ، حد زنا کے جریان سے، اسباب موانع

فقرہ ۵۵۷ تا ۵۷۸ :

تعریف قذف لغوی واصطلاحی مفاہیم، ثبوت قذف کے اسباب وذرائع، ارکان قذف، فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کا تقابلی مطالعہ، نصوص واردہ بابت قذف جرم قذف کے ارکان، تہمت زنا یا انکار نسب کرنا، مقذوف کا محصن، قصد جنائی، دعوی قذف، اثبات جرم قذف کے دلائل، شہادت، اقرار، یمین، سزائے قذف، جلد (کوڑے لگانا) عدم قبول شہادت، تعدد عقوبات وتداخل، نفاذ حد کی کیفیت، سقوط حد کے اسباب

فقرہ ۵۷۹ تا ۵۹۴ :

- خمر کی شرعی حرمت، نصوص واردہ بابت حرمت خمر، کیفیت حرمت خمر، ارکان جرم (۱) شراب (۲) سکر (نشہ آور ہونا) (۳) قصد جنائی،
- شراب نوشی کی سزا کیفیت اور تداخل: جرم شراب نوشی کے ثبوت کے ذرائع، شہادت اقرار، بدبو، سکر (مدہوشی) امتناع نفاذ سزا کے اسباب۔

فقرہ: ۵۹۵ تا ۶۳۱:

کتاب چہارم: سرقہ چوری، فاضل مصنفؒ نے اس میں سرقہ کی تعریف، شرائط، احکام، نصاب، شرائط متعلقہ بابت مال مسروقہ و ثبوت سرقہ کے ذرائع، شہادت، اقرار، حلف، جرم سرقہ کے نتائج، ضمان مال، قطع ید، محل قطع اور تکرار قطع کے احکام فراہم کیے ہیں۔

فقرہ: ۶۳۲ تا ۶۵۸:

کتاب پنجم: اس میں جرم حرابہ، موازنہ درجرم سرقہ وحرابہ مشترکات وامتیازیات، اقسام حرابہ، محل حرابہ، شرائط واحکام جرم، حرابہ کے نتائج، ملک بدری قتل، پھانسی، توبہ ودیگر متعلقہ تفصیلات فراہم کرتے ہیں۔

فقرہ ۶۵۹ تا ۶۷۰:

کتاب ششم: اس میں جرم بغاوت، تعریف، نصوص شریعت، بابت جرم بغاوت، ارکان بغاوت جو خلاف امام ہو اور بغاوت کو غلبہ حاصل ہو۔ قصد جنائی، ذمی یا حربی سے مدد حاصل کرنا نتائج بغاوت کا تذکرہ ہے۔

فقرہ: ۶۷۱ تا ۶۹۰ :

کتاب ہفتم: جرم ارتداد، نصوص وارده بابت ارتداد، تعریف ارکان، رجوع عن الاسلام، قصد جنائی کی اقسام، ارتداد مجنون، مدہوشی، صبی، مکرہ کا ارتداد اور احکام، اسلام اور نتائج ارتداد، توبہ کی مدت و کیفیت، مالی سزا، بدنی سزا وغیرہ احکام فراہم کرتے ہیں۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان:

مکمل نام "مجموعہ تعزیرات ہند" ہے۔ پاکستان(34) کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہنگامی بنیادوں پر قانونی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے مشروط طور پر قانونی و شرعی اصلاحات کے ساتھ مذکورہ مجموعہ کو "بنامِ مجموعہ تعزیرات پاکستان" کے نام سے نافذ کیا گیا جس کو لاڈ میکالے نے چند ماہرین قانون کے ساتھ مل کر تیار کیا تھا۔ 6اا کتوبر ۱۸۶۰ء کو ہندوستان(35) میں اس کو ضابطہ فوجداری کے حیثیت سے بطور قانون نافذ کیا گیا۔(36)

خلاصہ مجموعہ تعزیرات پاکستان:

مذکورہ مجموعہ ۱۲۳ اصلی اور پانچ ذیلی ابواب جبکہ دفعات کے لحاظ سے ۵۱۱ اصلی اور آخر میں بطور ضمیمہ حدود آرڈیننس جو کہ ۴۰ دفعات، (۲۰ بابت جرم زنا اور ۲۰ دفعات بابت جرم قذف) پر مشتمل ہے۔

دفعہ ا۔ ۵: تعارف مجموعہ:

دفعہ ۶۔ ۵۲: عام تعریفات و تشریحات، املاک و اموال، جرائم حیثیات و کیمیات، حاکم و محکوم، مملکت پاشندگان مملکت، دستاویزات عدلیہ، سرکاری ملازمین اقسام اور تعارف پر مشتمل ہے۔

دفعہ ۵۳۔ ۷۵: حدود شرعیہ کے علاوہ دیگر سزائیں بصورت مال کمیت و کیفیت، بصورت قید، مؤبد و مؤقت، اور تعزیری سزائیں موت کے احکام پر مشتمل ہے۔

دفعہ ۷۶۔ ۱۰۶: عام سزاؤں سے مستثنیٰ صورتیں، عدالتی کاروائی، صاحب حق کی کاروائی، تادیبی کاروائی، نابالغ اور مجانین کے افعال و جرائم بوقت تحفظ مال و جان، عزت سرزد شدہ جرائم پر مشتمل ہے۔

دفعہ ۱۰۷۔ ۱۲۰: جرائم میں معاونت کرنا، بصورت مال و جان جرائم پر پردہ پوشی کرنا، جرائم کے لیے تدابیر و مجالس منعقد کرنا۔

دفعہ ۱۲۱۔ ۱۳۰: مملکت کے خلاف عملی جنگ، اقدام یا اعانت، جنگ کرنا، مملکت کے خلاف سازش، مسلح جدوجہد، خفیہ منصوبہ بندی، شعائر مملکت کی توہین کرنا۔

دفعہ ۱۳۱۔ ۱۴۰: مسلح افواج (بری، بحری، فضائی) کے خلاف بغاوت، سازش، اغواکاری، مذکورہ افواج کے مخصوص وردی اور نشانات کو استعمال کرنا۔

دفعہ ۱۴۱۔ ۱۶۰: سکون عامہ کے خلاف جرائم، عوام الناس، طلباء کو وفاقی، صوبائی، قانون ساز اسمبلی و عدلیہ کے خلاف استعمال کرنا

دفعہ ۱۶۱۔ ۱۷۱: سرکاری ملازمین سے سرزد شدہ جرائم رشوت خوری، فرائض منصبی میں ارتکاب غفلت اختیارات کا منفی استعمال کرنا۔

عوامی الیکشن سے متعلق جرائم حق انتخاب کی تعریف و شرائط، انتخابی مدت، دھاندلی دباؤ اور سرکاری یا عوامی مفاد کا ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنا۔

دفعہ ۱۷۲۔ ۱۹۰: سرکاری ملازمین کے جائز اختیارات و احکامات کی تحقیر و توہین کرنا غلط اطلاعات کی تشہیر کرنا، کار سرکار میں

مداخلت کرنا، سرکاری ملازمین کے خلاف بغاوت وسازش کرنا۔

دفعہ ۱۹۱۔ ۲۲۹: شھادۃالزور اوراس کی سزا مالی جانی، جعلی اسناد جاری کرنا عمل عامہ کو متاثر کرنا۔

دفعہ ۲۳۰۔ ۲۶۳: ملکی کرنسی کی توہین اور جعلی کرنسی جاری کرنا، سرکاری سٹامپ کا غلط استعمال کرنا، جعلی دستاویزات کا استعمال کرنا۔

دفعہ ۲۶۴۔ ۲۶۷: سرکاری کی مقرر کردہ نرخ نامہ، مقادیر، مساحات، مزروعات، مندروعات کے خلاف ورزی کرنا۔

دفعہ ۲۶۸۔ ۲۹۴: صحت عامہ کو متاثر کرنے والے جرائم، ملاوٹ، جعلی ادویات بنانا، ٹریفک قوانین کے خلاف ورزی کرنا، اخلاقیات کو فحاشی وعریانی کے ذریعے متاثر کرنا۔

دفعہ ۲۹۵۔ ۲۹۸: مذہب کے متعلق جرائم، توہین، شعائر مذہب کرنا، مقدس ہستیوں کی توہین کرنا، فرقہ واریت اور مذہبی تشدد کو فروغ دینا، قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور اپنے عقائد کی تبلیغ واشاعت کرنا۔

دفعہ ۲۹۹۔ ۳۶۹: جرائم جو انسانی نفس بصورت قتل اور مادون النفس بصورت قطع الاعضاء والجروح سے متعلق ہو، احکام واقسام، اسقاط حمل وجنس، جرائم میں صلح نامہ کرنا، بے جامزاحمت اور حبس، قصد جنائی، تھدید انسانی اغواکاری، جبری غلامی ومزدوری، زنا بالجبر، عمل سدومیت کے متعلق تفصیلات بمع احکام موجود ہے۔

دفعہ ۳۷۰۔ ۴۶۰: احکام سرقۃالصغریٰ وکبری عوامی اور حکومتی اشیاء کو چوری کرنا، استحصال سرقہ بالجبر کے احکام موجود ہیں۔

دفعہ ۴۶۱۔ ۴۶۲: پٹرولیم، گھریلوں صارفین، کمرشل یا صنعتی صارفین کے گیس میٹر اور لائنوں کو نقصان دینا، بجلی کے متعلق جرائم گھریلوں صارف کا بجلی میٹر میں مداخلت کرنا، بجلی چوری کرنا، ترسیل تاروں کو نقصان دینا۔

دفعہ ۴۶۳۔ ۴۸۹: جعلی دستاویزات بنانا وصیت ناموں کو تلف کرنا، نشانات، تجارت وملکیت ہیں۔ جعل سازی کرنا کرنسی اور بینک نوٹ، جعلی بنانے کے تفصیلات موجود ہے۔

دفعہ ۴۹۰۔ ۴۹۲: خدمتی اور عوامی معاہدات کے خلاف ورزی کرنا۔

دفعہ ۴۹۳۔ ۴۹۸: جرائم بابت ازدواج نکاح ثانی کرنا، نکاح صحیح کا یقین دلا کر عورت کے ساتھ دھوکہ کرنا منکوحۃ الغیر کا منفی استعمال کرنا۔

دفعہ ۴۹۹۔ ۵۰۲: حق شہرت کی تعریف تحریر یا تقریر کے ذریعے کسی کا حق شہرت کو مجروح کرنا۔

دفعہ ۵۰۳۔ ۵۱۱: تخویف مجرمانہ تقریر یا تحریر کے ذریعے فساد فی الارض کرنا اور ملکی امن وسلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کرنا۔ (37)

حدود آرڈیننس جو کہ چالیس دفعات پر مشتمل ہے۔

۱۔ ۲۰ جرم زنا تعریف اقسام اور سزائے متعلق ہیں۔ جبکہ ۲۱۔ ۴۰ جرم قذف، احکام وشرائط سے متعلق ہیں۔ اسی طرح مجموعہ تعزیرات کے آخر مُن بطور ضمیمہ، جرم منشیات امتناع اور سزائیں بطور ادویات ودیگر مقاصد کے لیے لائسنس کا اجراء سرکاری اور قومی املاک کے متعلق جرائم کے بابت کئی اہم دفعات شامل ہیں۔ (38)

معاصر پاکستانی قوانین بابت دیت تقسیم وادائیگی:

330: Disbursement of diyat. the diyat shall be disbursed among the heirs of he victim according to their respective shares in inheritance: Provided that, whee an heir foregoes his share, the diyat shall not be recovered to the extent of his share. (39)

دیت مقتول کے وارثوں میں ان کے حصص وراثت کے تناسب سے تقسیم کی جائے گی، مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی وارث اپنا حصہ چھوڑ دے تو اس کے حصے کی حد تک دیت کی رقم مجرم سے وصول نہیں کی جائے گی۔

331: Payment of diyat: (1) the diyat may be made payable in lump-sum or in installments spread over a period of three years from the date of the final judgment.(40)

(۱) دیت کی ادائیگی یک مشت یا آخری فیصلہ کی تاریخ سے تین سال پر محیط اقساط میں ادا کی جاسکتی ہے۔

فقہ اسلامی میں تصور دیت واحکام:

دیت کی لغوی تعریف: حق المقتول بہ حق ورثۃ المقتول والمجروح۔(41) اصطلاح میں انسانی جان واطراف جان کے بدلے واجب ہونے والے مال پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ المال الذی ھو بدل النفس اور مادون النفس، اس طرح دیت کا اطلاق اس مال پر بھی ہوتا ہے جانی کی طرف سے بوقت جنایت مجنی علیہ کے ورثاء کو ادا کیا جاتا ہے۔

مشروعیت دیت:

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا۔(42) اور جس شخص نے قتل کرلیا، مومن کو غلطی سے (پس اس کے لیے کفارہ ہے) ایک مومن غلام کو آزاد کرنا، اور خون بہا جو پہنچایا جائے مقتول کے گھر والوں تک مگر یہ کہ وہ معاف کردیں۔ ابن قدامہ نے مشروعیت دیت پر اجماع امت نقل کیا ہے۔(43)

اصول دیت:

دیت کی ادائیگی کے لئے اصل معیار اونٹ ہے جس کے ذریعہ دیت کو قبول کرنا واجب ہے۔ ابن قدامہ نے اس پر اجماع امت نقل کیا ہے۔ اس کے ذریعہ دیت کو قبول علاوہ امام ابو حنیفہؒ، فقہاء مالکیہ، حنابلہ، شافعیہ کے نزدیک عمرو ابن حزمؓ کے مکتوب کی وجہ سے سو اونٹ یا ایک ہزار دینار بتائے ہیں۔ اور حضرت عمر فاروقؓ نے دس ہزار درہم دیت مقرر فرمانے کی وجہ سے فقہاء کے نزدیک اونٹ، سونا، چاندی سے بھی دیت ادا کی جاسکتی ہے۔(44)

حنابلہ اور صاحبین کے نزدیک دیت چھ قسم کے اموال سے ادا کی جاسکتی ہے۔ اونٹ، سونا، چاندی، گائے، بکریاں، پوشاک۔(45)

مقدار دیت:

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہو کہ دیت کی مقدار بصورت اونٹ سو، بصورت سونا ایک ہزار دینار، بصورت چاندی، دس ہزار درہم بصورت بکری دو ہزار بکریاں بصورت گائے، دو سو گائے بصورت پوشاک، دو سو جوڑے مقرر ہیں۔

تقسیم دیت:

جمہور فقہاء کے نزدیک دیت الاطراف کا مستحق مجنی علیہ ہے خواہ وصول کریں یا معاف کریں۔ دیت القتل مقتول کے ورثاء میں بقدر الحصص تقسیم ہوگی۔ جس طرح قرآن کریم اور حدیث رسول میں مذکور ہے۔ **وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ**۔(46) اور مقتول کے ورثاء کو دیت تفویض کی جائے گی۔ فرمان رسول ﷺ: **أن العقل ميراث بين ورثة القتيل على فرائضهم**(47) دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان میراث کے حصوں کی طرح تقسیم ہوگی۔

اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو دیت بیت المال میں جمع ہوگی، رسول اللہ ﷺ کی فرمان کی وجہ سے: **أنا وارث من لا وارث له أعقل عنه وأرثه**(48)

میں اس کا وارث ہوں جس کا وارث نہ ہو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اور بطور میراث لوں گا بھی۔

دیت تمام شرعی ورثاء کے درمیان تقسیم ہونے پر جمہور فقہاء کا اتفاق ہے۔(49)

دیت کی ادائیگی کا وقت:

ابن قدامہ اور کاسانی نے قتل خطاء کی دیت تین سال میں ادا کرنے پر اجماع امت اور اجماع صحابہؓ قضاءِ عمر و علی بمحضرِ الصحابہ کے دلیل کی بنیاد پر نقل کی ہے۔ (50)

333: Itlaf-i-udw. Whoever dismembers, amputates, and severs any limp or organ of the body of another person is said to cause Itflaf-i-udw(51)

جو کوئی شخص کسی شخص کے جسم کی کسی عضو یا جزو کو کاٹ دے، قطع کرے یا جدا کرے تو اسے اتلاف عضو کا مرتکب تصور کیا جاتا ہے۔

337: Shajjah (1)Whover causes, on the head of face of any person any hurt which does not amount to itlaf-i-udw or itlaf-salahiyyat-i-udw is said to cause shajjah.(52)

جو کسی شخص کے سر یا چہرے پر کوئی زخم لگانے جسے اتلاف عضو یا اتلاف صلاحیت عضو تصور نہ کیا جا سکتا ہو تو کہا جاتا ہے کہ اس نے شجہ لگایا۔

(2) The following are the kinds of shajjah, namely:

Shajjah-i-Khafifah, Shajjah-i-Mudihan,Shajjah-i-hashimah, Shajjah-i-munaqqilah,Shajjah-i-ammah; and Shajjah-i-damighah

(۲) شجہ کی اقسام درج ذیل ہیں: (۱) شجہ خفیفہ (۲) شجہ موضحہ (۳) شجہ ہاشمہ (۴) شجہ امہ (۵) شجہ دامغہ

335:itlaf-i-salahiyyat-i-udw. Whoever destroys or permanently impairs the functioning, power or capacity of an organ of the body of another person or causes permanent disfigurement is said of cause itlaf-i- salahiyat-udw.(53)

اتلاف صلاحیت عضو:

جو کوئی شخص کسی کے جسم کے کسی عضو کی فعلیت، قوت یا اہلیت کو ضائع کرے یا مستقل طور پر کمزور کر دے یا مستقل طور پر اس کی شکل بگاڑ دے تو اسے اتلاف صلاحیت عضو کا باعث کہا جائے گا۔

336: punishment for itLaf-i-salahiyat-udw whoever by doing any act with the intention of causing hurt to any person or with the knowledge that he is likely to cause hurt ot any person, causes Itlaf-i-salahiyyat-i-udw of any person shall in consultation with the authorized medical officer, be punished with qisas and if the qisas is not executable, keeping in view to principles of equality in accordance with the injunction of Islam, the offender shall be liable to arsh and may also be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years as ta,zir.(54)

جو کوئی شخص ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم پہنچانے کی نیت سے یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم پہنچ سکتا ہے، اس شخص کا اتلاف صلاحیت عضو کرے تو مجاز میڈیکل آفیسر کے ساتھ مشورہ سے اس قصاص کی سزا دی جا سکتی ہے اور اگر احکام اسلامی کے مطابق مساوات کے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قصاص قابل نفاذ نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا اور اسے

دونوں میں کسی ایک قسم کی قید کی سزا بھی بطور تعزیر دی جاسکتی ہے جو دس سال تک توسیع پذیر ہو سکتی ہے۔

334: Punishment for itlaf-i-udw whoever by dong any act with the intension of thereby causing hurt to any person. Or with the knowledge that he is likely thereby to cause hurt to any person causes itlaf-i-udw of any person, shall in consultation with the authorized medical officer, by punished with qisas, and if the qisas is not executable keeping in view the principles or equality in accordance with the Injuctions of Islam the offender shal be liable to arsh and may also be punished with imprisonment of either description for a term which may exient to ten years as fa. (55)

جو کوئی ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم پہنچانے کی نیت کرے یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم پہنچ سکتا ہے۔ اس شخص کا اتلاف عضو کرے تو مجاز میڈیکل آفیسر سے مشورہ کرکے اسے قصاص کی سزا دی جاسکی ہے اور اگر احکام اسلام کے مطابق مساوات کے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قصاص قابل نفاذ نہ ہو تر مجرم ارش کا مستوجب ہو گا اور اسے دونوں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا بطور تعزیر جاسکتی ہے جو دس سال تک توسیع پذیر ہو سکتی ہے۔

337-D. Punishment for jaifah Whoever by doing any act with the intention of causing hurt to a person or with the knowledge that he is likely to cause hurt to such person causes jaifah to such person shall be liable to arsh which shall be one third of either description for a term which may extend to ten years as ta, (56)

فقہ اسلامی میں تصور شجہ و غیر شجہ احکام واقسام:

جرح کی لغوی و فقہی تعارف: عربی میں جرح مطلق زخم کو کہا جاتا ہے جرح اللسان زبان کے ذریعہ پیدا کردہ زخم۔ (57)

حنابلہ و شافعیہ کے نزدیک قتل کے علاوہ تمام جنایات پر جرح کا اطلاق ہوتا ہے جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک سر اور چہرے کے زخم کو شجہ اور دیگر بدن کے زخموں کے لیے جرح استعمال کرتے ہیں۔

اتلاف عضو:

اس کا اطلاق اس فعل پر ہوتا ہے جس سے کسی عضو کو جزوی یا کلی طور پر جسم سے کاٹ دیا جائے۔

اتلاف اعضاء و جروح قصاص:

انسانی جان کی طرح انسانی اعضاء بھی واجب الاحترام والحفاظت ہیں۔ تحفظ جان کے لیے قصاص واجب ہے اس طرح تحفظ اعضاء کے لیے بھی قصاص بشرط مساوات واجب ہے۔ ابن قدامہ نے زخموں کے قصاص پر اجماع امت نقل کیا ہے۔ (58)

مشروعیت قصاص سورۃ المائدہ کی آیت کریمہ ہے: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ (59) اور ہم نے لکھ دیا تھا ان (بنی اسرائیل) پر۔ اس (تورات میں کہ بیشک جان کے بدلے جان) کو قتل کیا جائے گا اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ' اور زخموں کا قصاص ہے۔

اتلاف منافع اعضاء:

اتلاف منافع اعضاء کا مطلب یہ ہے کہ جسمانی قالب کو برقرار رکھتے ہوئے بدنی اعضاء کی قوت، طاقت، صلاحیت، منفعت کو نقصان یا معطل کیا جائے مثلاً قوت عاقلہ، حافظہ، باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ، لامسہ۔

اتلاف منافع اعضاء کی سزا:

منافع اعضاء کے ابطال متعلقہ اعضاء کا ابدال ہے جس طرح کے اعضاء محترم ہیں اسی طرح منافع الاعضاء بھی واجب الاحترام ہیں۔ منافع الاعضاء مختلف ہونے کی وجہ سے ان کی دیت وقصاص بھی مختلف ہیں۔

(ا)۔۔۔ عقل، اساس منافع الاعضاء ہونے کی وجہ سے عقل کے ضیاع میں مکمل دیت واجب ہوگی۔ وفی العقل الدیۃ مائۃ من الابل۔ عقل میں مکمل دیت واجب ہوگی۔ (60)

معاصر قوانین بابت شجہ غیر شجہ احکام واقسام:

337-A Punishment of Sahjjah. Whoever by doing any act with the intention of thereby causing hurt to any person or with the knowledge that he is likely thereby to cause hurt to any person causes:

Shajjah-i-Khafifah to any person shall be liable to daman and may also be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years as ta,zir(61)

جو کوئی ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم لگانے کی نیت سے یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم لگا سکتا ہے، درج ذیل زخم لگانے تو:

332: Hurt-(1) Whoever causes pain, harm disease, infirmity or injury to any person or impairs, disables or dismembers any organ of the body or part there of any person without causing his death, is said to cause hurt.(62)

زخم: (ا) جو کوئی شخص کو ہلاک کیے بغیر، اسے درد، ضرر، بیماری، ضعف یا چوٹ پہنچانے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو کمزور کردے، نکارہ کردے یا کات دے تو اسے زخم کہا جاتا ہے۔ 332 دفعہ 786.

337-B Jurh – (1) Whoever causes on any part of the body of a person other than the head or face a hurt which leaves a mark of the wound whether temporary or permanent is said to cuase jurh.(63)

ا۔ جو کوئی کسی شخص کے جسم کے کسی حصے پر ماسوائے سر اور چہرے کے زخم لگانے وج نشان چھوڑ جانے خواہ عارضی طور پر یا مستقل طور پر تو اسے جرح لگانا کہا جاتا ہے۔

(2) The following are the kinds of hurt:

Itlaf-i-udw, ITlalf-i-salahiyyat-i-udw, Shajjah, Jurh,and All kinds of other hurts.(64)

زخموں کی قسمیں حسب ذیل ہیں: (ا) اتلاف عضو (۲) اتلاف صلاحیت عضو (۳) شجہ (۴) جرح اور دیگر تمام اقسام کے زخم۔ چونکہ زخم کی مذکورہ تمام اقسام بالترتیب ذیل کی دفعات میں علیحدہ طور پر زکر کی گئی ہیں، اس لیے ان کی تفصیل اپنے

متعلقہ دفعہ کے تحت دی جاتی ہے۔

اقسام واحکام شجہ:

فقہ اسلامی میں چہرے اور سر کے زخم کو شجہ کہا جاتا ہے جس کے اقسام دس ہیں۔

۱) حارمہ : جس میں صرف چمڑا پھٹ جائے۔ ۲) دامعہ : جس میں صرف خون ظاہر ہو جائے۔ ۳) دامیہ : جس میں خون نکلے۔ ۴) باضعہ : جس میں گوشت تھوڑ کٹ جائے۔ ۵) متلاحمہ : جس میں گوشت زیادہ کٹ جائے۔

۶) سمحاق : ہڈی کی جھلی ظاہر ہو جائے۔ ۷) موضحہ : جس میں ہڈہ کی جھلی کٹ جائے۔ ۸) ھاشمہ : جس میں ہڈی ٹوٹ جائیں۔ ۹) منقلہ : جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔امہ جو دماغ کے جڑ تک پہنچ جائے۔۱۰) دامعہ : جس میں ام الدماغ متاثر ہو ئاے۔ (65)

شجہ کی سزا:

مذکورہ شجہ خفیفہ کی اقسام میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف سمحاق میں قصاص ہے اور فقہاء جعفریہ کے نزدیک حارمہ ورامیہ ، باضعہ ، متلاحمہ اور سمحاق میں بھی قصاص ہے۔ (66) ابراہیم نخعیؒ کے نزدیک حکومت عدل متعبر ہو گی۔ جبکہ امام شعبیؒ کے نزدیک حکومت عدل معتبر ہو گی۔ جبکہ امام شعبیؒ کے نزدیک مجرم سے علاج ومعالجہ کے اخراجات وصول کئے جائیں گے۔ (67) اور شجہ موضحہ میں بالاتفاق قصاص واجب ہے، شجہ ھاشمہ میں بالاتفاق دیت لیا جائے گا۔ حنفی اور جعفری فقہاء کے نزدیک دیت کا دسواں حصہ دس اونٹ ، حنابلہ اور مالکیہ فقہاء کے نزدیک پندرہ اونٹ واجب الدیہ ہوں گے۔ شجہ ،امہ ،مامومہ اور دامغہ میں بھی عدم قصاص پر فقہاء کا اتفاق میں مجنی علیہ کے زندہ بچ جائے گی۔ اس صورت میں ثلث الدیۃ واجب ہے، اور مالکی فقہاء کے نزدیک حکومت عدل بھی واجب ہو گی۔ (68)

معاصر قوانین بابت جائفہ غیر جائفہ احکام واقسام:

337-D. Punishment for jaifah.Whoever by doing any act with the intention of causing hurt to a person or with the knowledge that he is likely to cause hurt to such person causes jaifah to such person shall be liable to arsh which shall be one third of either description for a term which may extend to ten years as ta,zir.(69)

جائفہ کی سزا:

جو کوئی شخص ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم لگانے کی نیت ہو یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم پہنچ سکتا ہے وہ کسی شخص کو جائفہ لگائے تو وہ ارش کا مستوجب ہو گا جو دیت کا ایک تہائی ہو گا اور دونوں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا بطور تعزیر دی جاسکتی ہے جو دس سال تک توسیع پذیر ہو سکتی ہے۔

فقہ اسلامی میں تصور جائفہ وغیر جائفہ احکام واقسام:

جائفہ کی تعریف اقسام واحکام: جائفہ وہ زخم ہے جو جوف تک پہنچ جائے، منافذ جوف درج ذیل ہیں۔ سینہ ، پیٹ، پشت، پہلو، سرین (70)

جائفہ کی سزا:

سنن ابن ماجہ کی حدیث: لا قود فی المأمومۃ ولا الجائفۃ ولا المنقلۃ (71) دماغ اور جوف تک پہنچنے والے زخم اور ہڈی کو ایک

جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے زخم میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جمہور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جائفہ میں قصاص نہیں بلکہ دو تہائی دیت ہے جبکہ مالکی فقہاء کے نزدیک دیت متجمہ میں بنت مخاض، ابن لبون، حقہ بنت لبون، جذعہ میں سے ثلث دیت واجب ہو گی۔

غیر جائفہ:

فقہاء اربعہ کے نزدیک جائفہ اور شجاج کے علاوہ کسی یعنی عضو میں لگائے گئے زخم کو غیر جائفہ کہتے ہیں، جبکہ فقہاء جعفریہ بدن کے دیگر اعضاء میں زخموں کے ولی تقسیم و تفصیل معتبر ہے۔ جو تقسیم شجہ میں لی گئی ہے۔ ([72])

غیر جائفہ کی سزا:

غیر جائفہ کے متعلق مالکی فقہاء، شافعی فقہاء اور حنابلہ کے نزدیک اصول مساوات کو مد نظر رکھتے ہوئے قصاص وصول کی جائے گی۔ مالکی فقہاء کے نزدیک زخم کی طولاً، عرضاً اور عمقاً اندازہ لگا کر اس عضو سے قصاص لیا جائے گا۔ جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک جہاں مماثلث و مساوات ممکن ہو وہاں قصاص بصورت دیگر حکومت عدل

نقد و بصر:

- تقسیم دیت باعتبار مستحقین: جنایت مادون النفس کی صورت میں مجنیٰ علیہ اور بصورت قتل ورثاء مقتول اور توقیت دیت کے حوالے سے فقہ اسلامی کے تصریحات اور مجموعہ تعزیرات کے دفعہ ۳۳۰-۳۳۱ کے توضیحات باہم موافق ہیں۔
- فقہ اسلامی شجہ کی قسمیں (خفیفہ اور غلیظہ) میں تفصیلی ذیلی اقسام بمع احکام فراہم کرتی ہے جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان شجہ خفیفہ کو اقسام اور احکام کے لحاظ سے مجمل چھوڑتی ہے۔ جبکہ غلیظہ کے ذیلی چار اقسام کی وضاحت بمع احکام کرتی ہے۔
- احکام کے لحاظ سے شجہ دامعہ کے حکم میں اختلاف ہے۔ جمہور فقہاء اس میں ثلث دیت کے جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان مذکورہ دفعات کی رو سے اس میں نصف دیت وصول کی جائیں گی۔
- اقسام غیر جائفہ میں فقہاء جعفریہ اور مجموعہ تعزیرات کے رائے یکساں ہیں جبکہ سزا غیر جائفہ کے حوالے سے حنفی فقہاء اور مجموعہ تعزیرات پاکستان تصریحات باہم موافق ہے۔
- جمہور فقہاء کے نزدیک حدیث عمرو بن حزم، دیت کے حوالے سے نص صریحی ہے۔ جس کے اصول اور جزئیات متفق علیہ ہیں۔ جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کے دفعہ ۳۳۶ میں تصریح موجود ہے کہ "اگر احکام اسلامی کے مطابق اصول مساوات اور شرائط قصاص کو مد نظر رکھتے ہوئے نفاذ قصاص ممکن نہ ہو تو مجرم سے مالی جرمانہ لیا جائے گا۔ اس وجہ سے فقہ اسلامی کے تفصیلات اور مجموعہ کے تصریحات بابت قصاص جروح یکساں ہیں۔

نتائج البحث:

- دوران تحقیق و مطالعہ یہ بات مرتبہ یقین کو پہنچی کہ فقہ اسلامی میں دیگر قدیم و جدید معاصر قوانین کے بنسبت زیادہ وسعت اور فراخی موجود ہے۔
- دوسری اہم بات یہ ہے کہ فقہ اسلامی میں جہاں عبادات و معاملات پر تفصیلات موجود ہیں۔ وہاں فقہ اسلامی قوانین فوجداری سے متعلق مکمل و مدلل تفصیلات فراہم کرتی ہے گویا فقہ اسلامی میں ہر قسم مقدمات نمٹانے کی کامل صلاحیت موجود ہے۔
- فاضل استاد عبدالقادر عودہ شہیدؒ کے منہج کے مطابق بوقت ضرورت دوسرے فقہی مسالک کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔
- بوقت تحقیق یہ بات بھی سامنے آتی کہ تمام قوانین وضعیہ میں نوعیت جرم میں اتحاد جبکہ تجویز سزا میں افتراق پایا جاتا ہے۔
- فاضل استاد فقہی آراء بیان کرکے کسی ایک فقہی مسلک کی تقلید نہیں کرتے بلکہ زمینی حقائق کو مد نظر رکھ کر فقہی مسالک کی روشنی میں رائے قائم کرتے ہیں۔

- فاضل مصنف کے حاشیہ پر فراہم کردہ حوالہ جات بسا اوقات اصل کی طرف رجوع کرنے پر نہیں ملے، کیونکہ فاضل مصنف بسا اوقات قواعد فقہیہ کے روشنی میں یا اصول فقہ کی روشنی میں رائے قائم کرتے ہیں۔ یا مختلف نظائر وامثال کو مد نظر رکھ کر رائے قائم کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ فاضل استاد کو جس طرح معاصر قوانین وضعیہ پر دسترس حاصل تھی، اس طرح وہ فقہ اسلامی پر بھی دسترس رکھتے تھے۔

-زیر نظر تحقیق فقہ العالمی کی بہترین کاوش ہیں، جس میں مختلف المسالک فقہی آراء کو متعلقہ مصادر فقہیہ سے جمع کئے گئے ہیں۔

- فاضل استاد عبدالقادر عودہ شہیدؒ نے فقہ اسلامی اور معاصر قوانین میں تقابل کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ فقہ اسلامی میں وسعت اور ہر قسم مسائل کا حل بطریقہ اتم واکمل موجود ہیں، جبکہ معاصر قوانین میں وہ فراخی اور وسعت موجود نہیں ہے۔

-فوجداری قوانین (فقہ الجنایات) کی کلیات میں فقہ اسلامی اور مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے فراہم کردہ تفصیلات تقریباً یکساں ہیں-اور جزئیات میں اختلاف بکثرت موجود ہیں۔

تجاویز وسفارشات:

- فاضل مصنف کے اصول اور منہج کے پیروی کرتے ہوئے کسی قومی یا علاقائی قوانین کو فقہ اسلامی کے ساتھ تقابلی عمل سے گزارا جاسکتا ہے۔

- فاضل مصنفؒ کی کتاب "التشریع الجنائی" فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کی بہترین **موسوعۃ القانونیۃ والفقہیۃ** (Encyclopedia of fiqha e Islami and age of Law) ہے جو کہ قانون کے طلباء وعلماء کے لیے انتہائی مفید ہے۔

-جن مصنفین ومؤلفین نے حاصل مطالعہ اوراخذ کردہ مفاہیم کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا اور حوالہ جات میں اجمال پر اکتفاء کیا، ان تصنیفات وتالیفات مذکورہ منہج پر تحقیقی وموازناتی عمل سے گزارا جاسکتا ہے۔

- زیر نظر تحقیقی عمل کی روشنی میں فقہ اسلامی اور معاصر قوانین یعنی مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے دفعات فراہم کرکے تقابلی عمل سے گزار کر ایک جامع کاوش بصورت موضوع، بابت قانون امت مرحومہ کے سامنے آسکتا ہے۔

- قانون کے باب میں قدیم قوانین وضعیہ اور جدید قوانین وضعیہ کو بھی تقابلی عمل سے گزارا جاسکتا ہے۔

- دیگر کتبِ قانون کے متون وشروح کو دفعہ بندی کے عمل سے گزار کران کے مغلقات کو آسان اوران کتابوں کو سہل اور قابل استفادہ بنایا جاسکتا ہے۔

- زیر نظر تحقیق کے روشنی میں فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کے اصول وضوابط اور حکم کو مختصراً مرتب کیا جا سکتا ہے۔

-قانون کے طلباء وعلماء کے نصاب میں ایسے کتب کا شاملِ نصاب ہونا لازمی ہیں، جو کہ تقابلی اور موازناتی منہج پر مرتب ہو، جس میں اسلامی کے گہرائی وگیرائی اور افاقیت کو ٹھوس دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] ۔ الزرکلی، خیر الدین بن محمود، (م1396ھ) الاعلام، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1422ھ-(ج4: ص42)

[2] ۔ ایضاً: (4: ۴۳)

[3]۔ حامدی، خلیل احمد، اخوان المسلمون، تاریخ، دعوت وخدمات، عالم الکتب، القاہرہ ۱۴۱۰ھ (ج 1: ص 87)

[4]۔ قاسم محمود، سید، اسلام کی احیاء کی تحریکیں اور عالم اسلام، مکتبہ الاحسان، سرکی روڈ کوئٹہ، ۲۰۰۸ء (ج 1: ص519)

[5]۔ محمود عبدالحلیم، الاخوان المسلمون أحداث صنعت التاریخ، مکتبۃ العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۹ھ (ج ا: ص ۴۳)

[6]۔ المختار الاسلامی، للطباعۃ والنشر، والتوزیع، قاہرہ، طبعۃ خامسۃ، 1977ء (کل صفحات: 157)

[7]۔ مؤسۃ الرسالۃ، للطباعۃ والنشر، والتوزیع، بیروت، لبنان، طبعۃ رابعۃ، 1981ء (کل صفحات: ۳۰۹)

[8]۔ الاتحاد الاسلامی، المنظمات الطلابیۃ، قاہرہ، طبعۃ خامسۃ، 1997ء (کل صفحات: 109)

[9]۔ الاتحاد الاسلامی، المنظمات الطلابیۃ، قاہرہ، طبعۃ خامسۃ، سطن (کل صفحات: 80)

[10] - دارالکتاب العربی، بیروت، Darul Kitab ul Arabi,Birut 2 Parts, stn (Total Points: 1227)

[11]۔ جمال عبدالناصر مصر میں 1918ء میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ عسکری اور سیاسی شخصیت تھے۔ 1954ء تا 1970ء مصر کے صدر رہے۔ 1970ء میں مصر میں آپ کی وفات ہوئی۔ (الزرکلی، الاعلام، ج2: ص 134)۔

[12]۔ قاسم محمود، سید، اسلام کی احیاء کی تحریکیں اور عالم اسلام، مکتبہ الاحسان، سرکی روڈ کوئٹہ، ۲۰۰۸ء (ج 1: ص523)

[13]۔ محمد رضی الاسلام ندوی، ڈاکٹر، عبدالقادر شہید راہ وفا ماہ نامہ زندگی، نئی دہلی، س ط ن، (ج3: ص38)

[14]۔ الزرکلی، الاعلام، 1: 50

[15]۔ (فاروق، الاتحاد الاسلامی، المنظمات الطلابیۃ، قاہرۃ، طبع خامسۃ، 1977ء، الصفحۃ: 109)

*۔ "فؤاد الأوّل" ایک ہزار مصری پونڈ کی شکل میں ایک مخصوص انعام کو کہا جاتا ہے۔ بحوالہ مذکورہ بالا (الاتحاد الاسلامی، المنظمات الطلابیۃ، ص: ۱۱۰)

[16]۔ اصلاحی، عبداللہ فہد، ڈاکٹر، اخوان المسلون تزکیہ، ادب، شہادت، مکتبہ علمیہ، س ط ن، (ج ا: ص 158)

[17]۔ ایضاً: (ا: 159)

[18]۔ ایضاً: (1: 151)

[19]۔ ایضاً: 1: 5

[20]۔ ایضاً: 1: 6

[21]۔ مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی کاندھلویؒ مفتی اشفاق الرحمٰن صدیقیؒ کاندھلوی کے صاحبزادے اور مولانا ادریس کاندھلویؒ کے بھانجے ہیں۔ آپؒ نے درسِ نظامی کی تکمیل ٹنڈو الہ یار خان سے کی، بعد ازاں تخصص فی الحدیث مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے زیرِ سایہ جامعہ بنوری ٹاؤن سے کیا اور پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری جامعہ پنجاب سے حاصل کی۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں وفاقی شرعی عدالت میں ریسرچ ایڈ وائزر بھی رہے ہیں اور عمر کے آخری حصے میں جامعہ دار العلوم کراچی کے شعبہ تخصص فی الدعوۃ میں تا دمِ رحلت تحقیقی و تدریسی سرگرمیوں کے مسئول رہے۔ آپؒ کی مشہور تصانیف میں سے "اسلام اور انتہا پسندی، مشرق کا مقدمہ مغرب کی عدالت میں" ہیں۔ 1422ھ بمطابق 2001ء میں آپؒ کی وفات ہوئی۔ ماہنامہ الشریعۃ گوجرانوالہ پاکستان، جلد 23 شمارہ 2، فروری 2012ء، مضمون بعنوان: "مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقیؒ" از مولانا جمیل الرحمٰن فاروقی)

[22]۔ عبداللہ بن مقفع اہل فارس میں سے ہیں۔ ادب و بلاغت میں مشہور تھے۔ ابتداءً مجوسی تھے بعد میں سفاح اور منصور کے چچا عیسیٰ بن علی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ "الدرۃ الیتیمۃ، کلیلۃ ودمنۃ" وغیرہ آپ کی مشہور کتب ہیں۔ آپ کو 142ھ یا 143ھ یا 145ھ کو قتل کیا گیا۔ (احمد بن محمد، ابوالعباس، ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان، طن (۱۳۱۷ھ) ۲: ۱۵۱

[23]۔ ابو جعفر المنصور: آپ کا پورا نام عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطب بن ہاشم ہے۔ کنیت ابو جعفر اور لقب منصور

ہے۔ عباسی خلفاء میں سے ہے۔ آپ کی والدہ سلامۃ ام ولد تھی۔ آپ 95ھ میں پیدا ہوئے، 136ھ میں خلیفہ بنے۔ 158ھ میں مکہ مکرمہ بئر میمون کے مقام پر آپ وفات ہوئی۔ (احمد بن علی،ابوبکر،خطیب البغدادی (م 463): تاریخ بغداد الطبع الاولی،(بیروت، دارالغرب الاسلامی 1422ھ)۱۱ : 244۔

[24]۔ فلو رأى امير المؤمنين أن يامر بهذه الاقضية والسير المختلفة فترفع اليه في كتاب و يرفع معها مايحتج به كل قوم من سنة او قياس، ثم نظر امير المؤمنين في ذلک و امضیٰ في كل قضية رايه الذي يلهمه الله و يعزم له عليه،و ينهٰی عن القضاء بخلافه و كتب بذلک كتابا جامعا لرجونا ان يجعل الله هذه الاحكام المختلفة الصواب بالخطاء حكماً واحداً صواباً، و رجونا ان يكون اجتماع السيرقربة لاجماع الامر برای امير المؤمنين و علیٰ لسانه ثم يكون ذلک من امام آخر آخرالدهر ان شآء الله۔ عبدالله ابن مقفع (م142ھ) آثار ابن المقفع طن (بيروت: دارالكتب العلمية 1409ھ):رسالة المقفع في الصحابة،ص ۳۰۹

[25]۔ محمد قدری باشا 1237ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور قاہرہ سے تعلیم حاصل کی۔ مصر کے اہلِ قضاء میں سے تھے۔ مختلف سرکاری اداروں میں ایڈوائزر رہے ہیں۔ مرشد الحیران، قانون العدل والانصاف للقضاء اور قانون الجنایات والحدود آپ کی مشہور کتب ہیں۔ مصر میں 1306ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ خیر الدین بن محمود ،الزرکلی (م 1396ھ) الاعلام،الطبعۃ الخامس عشر(بیروت دارالعلم الملایین 1422ھ)ج۷: ص۱۰

[26]۔ مشتاق احمد، پروفیسر، ڈاکٹر، اسلام کا قانون فوجداری، (حدودِ شرعیہ) تفہیم دین اکیڈمی، حیات آباد پشاور، ۲۰۲۰ء، ص۸-9

[27]-Irfan Ahmad Saeed, pakistam painal court,p198

[28]۔ عبدالقادر عودہ (م1374ھ)التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی، (مکتبۃ التوفیقیۃ، مصر ۲۰۱۳ء) 1: 56

[29]۔ ایضاً: ج1:ص40-45

[30]۔ ایضاً: 2: 595-600

[31]۔ ایضاً: 1: 5

[32]۔ ایضاً: 1: 6

[33]۔ ایضاً: 1: 40-45

[34]۔ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا ۱۹۴۷ء کو انگریزوں نے ہندوستان کو دوآزاد ریاستوں بھارت اور پاکستان میں تقسیم کیا۔ پاکستان کے حصے میں برطانوی ہند کے شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقے آئے۔ مغربی حصے میں صوبہ مغربی پنجاب ،شمال مغربی سرحدی صوبہ، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان جو کہ پاکستان کے چار صوبے ہیں جب کہ مشرقی حصے میں مشرقی بنگال اور سلہٹ کا ضلع شامل تھا جو کہ اب موجودہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ا، ۳۶۲، دانش گاہ پنجاب

[35]۔ ہندوستان (ہند) کے ایک ملک کا نام ہے۔ جسے قدیم زمانے میں جنوب مشرقی ایشیاکے علاقوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جن میں انڈونیشیا، ملایا کے علاقے بھی شامل تھے شمال مغربی علاقوں کے لیے سلدھ کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا، آخر میں ان تمام علاقوں کے لیے ہند کا لفظ مشہور ہوگیا، پھر دال کا لفظ الف میں بدل کر اند اور انڈ کی صورت میں مشہور ہوگیا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۲۳: ۱۷۳

[37]۔ پڑھیار، چوہدری صابر علی، فوجداری، میجر ایکٹس، مجموی تعزیرات پاکستان، عرفان لاء بک ہاؤس نزد ہائیکورٹ لاہور، 2015ء ص189

[38] -Irfan Ahmad Saeed Pakistan penal Code ,Irfan law book House Lahore 1993AD **P**: **199**

[39] -Ibid: P 354

[40] -Ibid: P 354

[41]۔ تاج العروس، ۴: ۱۷۸

[42]۔ النساء: ۹۲

[43]۔ ابن قدامہ، المغنی، ۸: ۳۶۷

[44]۔ ابن قدامہ، المغنی، ۸: ۳۶۷

[45]۔ الکاسانی، بدائع الصنائع، ۷: ۲۵۳

[46]۔ النساء: ۹۲

[47]۔ سنن النسائی ۶: ۱۷۶

[48]۔ سنن ابن ماجہ: ۲: ۸۷۹

[49]۔ السرخسی، المبسوط، ۲۶: ۲۸۸

[50]۔ الکاسانی، بدائع الصنائع، ۷: ۳۲۳

[51]۔ فوجداری میجرایکٹس، مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۵۳

[52] - Pakistan penal code: 356
[53] -Ibid: P 356
[54] -Ibid: P 354
[55] - Pakistan penal code:p 355
[56]- Ibid: p 356

[57]۔ ابن منظور، افریقی، لسان العرب، بذیل مادہ: جرح

[58]۔ ابن قدامہ، المغنی، ۸: ۳۶۷

[59]۔ المائدہ: ۴۵

[60]۔ البیھقی، سنن الکبری حدیث: ۱۶۶۴۸

[61] -Pakistan penal code:p 356
[62] - Ibid p: 358

[63]۔ فوجداری میجرایکٹس، مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۵۳

[64] - Pakistan penal code:p 355

[65]۔ تاج العروس، ۳۱: ۲۲۵

[66]۔ الکاسانی، بدائع الصنائع، ۷: ۳۰۹

[67]۔ ابن قدامہ، المغنی، ۷: ۷۷۰

[68]۔ القواعد الفقھیہ ا: ۳۰۰

[69]-Irfan Ahmad Saeed, pakistam penal court,p358

[70]۔ تاج العروس، ۳: ۱۷

[71]۔ سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۶۳۷

[72]۔ ابن قدامہ، المغنی، ۴: ۱۶۷